بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

— ایڈیٹر —

محمد شفیق قیصر

Digitized by khilafat Library Rabwah

وفا ۱۳۵۷ ہش
جولائی ۱۹۷۸ء

احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے امریکی نژاد احمدی اطفال کا تعارف کرایا جا رہا ہے۔ (فوٹو ۱۹۷۶ء)

Digitized by khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

وفا ۱۳۵۷ ہش

جولائی ۱۹۷۸ء

جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۷

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر — عبدالسمیع خان — منیر احمد جاوید

پبلشر:- محمد شفیق قیصر - پرنٹر:- سعید عبدالحیٔ

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ - چندہ سالانہ دس روپے

فہرست

	قال اللہ تعالیٰ (سخاوت)	ص ۲
	قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ص ۴
	ادائیہ (ہمارے پیارے نبیؐ کے اخلاق)	ص ۵
	اچھے اخلاق	ص ۶
	شگفتہ شگفتہ	ص ۹
	ننھے ادیب	ص ۱۵
	"دہر میں سب سے بڑی نعمتِ باری کیا ہے؟" نظم	ص ۲۳
	سپاہی کا مزیدار پتھر	ص ۲۵
	نتیجہ میاں محمد نواز میموریل انعامی مقابلہ	ص ۲۶
	بزمِ تشحیذ	ص ۲۸
	بحرِ اوقیانوس	ص ۲۹
	گوشت کا پہاڑ	ص ۳۱
	حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ	ص ۳۳
	ناصرات کے صفحات	ص ۳۴
	لطیفے	ص ۴۱
	مجالس کی خبریں	ص ۴۳
	روشن ستارے (نظم)	ص ۴۵
	اشتہارات	

کتابت

محمد رشید خوشنویس دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

سخاوت

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ

اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے (خُدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے) خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو کچھ اپنی نعمتوں میں سے دیا ہے ان نعمتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندوں کو جن کو وہ نعمت نہیں ملی یا ضرورت سے کم ملی ہے دینا چاہیئے اسی کا نام سخاوت اور فیاضی ہے۔ سخاوت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً اپنا حق کسی کو معاف کر دینا اپنا بچا ہوا مال کسی دوسرے ضرورتمند کو دے دینا۔ اپنی ضرورت کا خیال کئے بغیر کسی دوسرے کو دینا۔ اپنی ضرورت کو روک کر کسی دوسرے کو دینا۔ دوسرے کے لئے اپنے جسم کی قوت صرف کرنا۔ اپنے دماغ کی قوت خرچ کرنا۔ اپنی عزت و آبرو کو خطرہ میں ڈالنا۔ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا۔ دوسروں کو بچانے کے لئے یا حق کی حمایت میں اپنی جان دیدینا۔ اس کے سوا اور بھی بہت سی سخاوت کی صورتیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"باندھو نہیں ورنہ تم پر باندھا جائے گا"

یعنی اگر تم اپنے مال کو چھپا کر اور باندھ کر رکھو گے اور دوسروں کو نہ دو گے تو خُدا تعالیٰ بھی اپنے خزانوں کا مُنہ تم پر بند کر دے گا۔ اور تم کو نہیں دے گا۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا۔ کہ

"تم میں سے کس کو اپنے مال سے اپنے وارثوں کا مال زیادہ پیارا ہے"؟

صحابہ نے جواب دیا کہ

"ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کو اپنے مال سے اپنے وارثوں کا مال زیادہ پیارا ہے"۔

فرمایا:۔

"تو اس کا مال تو وہی ہے جس کو اس نے آگے بھیجا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ تو اس کے وارثوں کا مال ہے"۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

فرمایا :-

"رشک دو صورتوں میں جائز ہے۔ ایک یہ کہ جس کو اللہ نے دولت دی ہے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اُسے ٹھیک جگہ پر لٹا رہا ہے۔ دوسرے اس پر جس کو اللہ نے علم دیا ہے تو وہ اس کے مطابق بتا رہا ہے اور سکھا رہا ہے۔"

ایک شخص نے پوچھا یا رسُول اللہ کون سا صدقہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا۔ کہ

"تم صدقہ کرو اس حالت میں کہ تم تندرست ہو، مال کی خواہش ہو اور جینے کی بھی امید ہو، اور تم اس کا انتظار نہ کرو کہ جب زندگی کا آخری وقت آجائے تو تم کہو کہ فلاں کو اتنا دو اور فلاں کو اتنا دو۔ حالانکہ وہ تو اب تمہارے بعد فلاں کا ہو ہی چکا۔"

احمدی بچوں کو اس آیت پر غور کرنا چاہیئے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور جب بھی اور جس رنگ میں بھی موقعہ ملے۔ اپنے مال، جان، عزت اور آبرو کو خُدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار رہنا چاہیئے۔

(بھائی جان)

اچھے اخلاق (بقیہ)

حیا۔ امانت۔ دیانت اور شائستگی کی مجلس ہوتی۔"
(شمائل ترمذی)

اصل کامیابی کی بنیاد اتباع رسُولؐ ہے۔
اتباع کا جذبہ محبت کے تحت ہوتا ہے۔ تم ان کیساتھ ہو۔ جن سے محبت کرتے ہو۔ حضورؐ کی اتباع اللہ کی اطاعت۔ فرمانبرداری ہے۔ حُبِّ رسُولؐ ایمان کی دلیل ہے۔ عشقِ رسُولؐ ایمان کی جان ہے۔

"تم میں سے کوئی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک اسے میری محبت اپنے بیٹے۔ اپنے باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو گی۔" (حدیث)

رحمتِ دو عالمؐ کے اقوال

- تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔
- منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ دروغ گوئی۔ وعدہ خلافی امانت میں خیانت۔ (مسلم، بخاری)
- حرص و طمع سے بچو۔ اسی سے گذشتہ قومیں تباہ ہو گئیں۔ اس کا نتیجہ بخل ہے۔ بخل سے محبت کے سوتے کٹتے اور بدکاری پھیلتی ہے۔" (ابی داؤد)

آؤ بچو مل کر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپؐ کے نقشِ قدم پر اور اُن کے بعد آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

طہارت و پاکیزگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ۔

یعنی اے خدا میں برائی اور بری چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۔

یعنی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ سے گندگی کو دور کیا اور مجھے اسے پاک کر دیا ۔

چونکہ فضلہ انسان کے جسم سے نکلتا ہے اور نجاست جسم میں لگ جانے سے طبعاً کراہت پیدا ہوتی ہے اس کو دور کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کا حکم دیا ہے تاکہ طبیعت کو سکون اور ظاہری اور باطنی پاکی حاصل ہو جائے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت و پاکیزگی کی بہت تعریف فرمائی ہے اور پاکیزگی کا خیال نہ رکھنے والوں کو خدا کے عذاب سے ڈرایا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں ۔

"صفائی ایمان کا نصف حصّہ ہے" ۔ دوسری جگہ فرمایا ۔ "صفائی ایمان کا بڑا حصّہ ہے" ۔

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں ۔ کہ

"ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا کہ یہ دونوں قبر والے عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی ایسی چیز پر عذاب نہیں دیئے جا رہے کہ جن سے ان کے لئے بچنا مشکل تھا ۔ ایک کو ان میں سے اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا ۔ دوسرے کو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے کہ وہ لوگوں کے پاس چغلیاں لگاتا تھا ۔"

پس احمدی بچوں کو ہمیشہ صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ اور ان دعاؤں کو زبانی یاد کر لینا چاہیئے اور روزانہ جب بیت الخلا جائیں اور وہاں سے واپس آئیں ان دعاؤں کو پڑھنا چاہیئے ۔

محمد شفیق قیصر

Digitized by khilafat Library Rabwah

اداریہ

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں :-

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کسی کو بُرا بھلا کہنے کی نہ تھی۔ اگر آپ سے کوئی بُرا سلوک کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں بھی کبھی بُرا سلوک نہ فرماتے بلکہ درگذر کرتے اور معاف کر دیتے تھے۔ آپؐ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو ان میں سے جو آسان ہوتی اُسے اختیار فرماتے اور اس بات کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے جس بات کو میں اختیار کر رہا ہوں۔ اس میں گناہ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی پہلو تو نہیں۔ آپ نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ لیکن جو احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا تھا آپ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس پر حد جاری فرماتے (حد اس سزا کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے احکام الٰہی کی خلاف ورزی پر مقرر کی گئی ہے) آپ نے نام لیکر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی۔ آپ نے کبھی کسی غلام یا لونڈی یا کسی عورت یا خادم کو یہاں تک کہ جانور کو بھی اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپ نے کبھی کسی کی کوئی درخواست رد نہیں فرمائی اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ ناجائز درخواست کو بھی قبول کر لیتے تھے بلکہ مُراد یہ ہے کہ ہر جائز درخواست کو کبھی رد نہیں فرماتے تھے۔ جب آپ گھر تشریف لے جاتے تو نہایت ہی خنداں اور مسکراتے ہوئے دوستوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے تو پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ یا تیں ٹھہر ٹھہر کر اسطرح فرماتے کہ اگر کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے"

آپؐ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :-

"افسوس ہے اس نبی کی وفات پر جس نے فقر کو غنا پر اور درویشی کو تونگری پر ترجیح دی۔ افسوس ہے دین کے اس حامی کی وفات پر جو اپنی امت کے فکر میں راتوں نہیں سوئے۔ افسوس ہے انکی وفات پر جو اپنے نفس کی خواہشوں کو مغلوب کرنے کے لئے عمر بھر مصروف رہے اور ہمیشہ استقلال سے اپنے نفس کا مقابلہ کرتے رہے جنہوں نے کبھی کسی ممنوع چیز کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا جنکے آئینہ دل پر کبھی کدورت کی گرد یا کثیف کا عناد نہ بیٹھا جنہوں نے احسان اور نیکیوں کے دروازے ہر شخص کے لئے کھول رکھے تھے اور ان میں داخل ہونیوالوں کے لئے مذہب یا قومیت کا امتیاز حائل نہ تھا۔ افسوس کہ ان کے موتی جیسے دانت توڑے

Digitized by khilafat Library Rabwah

اچھے اخلاق

ملک مبشر احمد ریحان - ربوہ

اسلامی اخلاق

اچھی عادتوں کو اخلاق کہتے ہیں۔ اخلاق کی تعلیم کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کسی کو نصیحت کی جائے اور کہا جائے کہ ایسا کرو اور اس طرح نہ کرو۔ یہ چیز تمہارے لئے مفید ہے اور یہ بات تم کو نقصان پہنچانے والی ہے۔

پھر دوسرا طریق یہ ہے کہ نمونہ اور مثال بن کر لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا جائے۔ یہ طریق پہلے سے زیادہ مفید اور اثر ڈالنے والا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طریقوں سے کام لیا ہے اور آپ نے فرمان و عمل کے وہ نمونے پیش فرمائے ہیں کہ جن سے ہم اپنی آخرت اور دنیا دونوں کو سنوار سکتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں۔ کہ
اخلاقی خوبیوں کو درجۂ کمال تک
پہنچاؤں"

اسلام اچھے اخلاق کو عبادت کا درجہ دیتا ہے:۔

"صاحب ایمان بندہ اچھے اخلاق کے
ذریعہ وہ درجہ حاصل کر لیتا ہے جو
رات بھر نماز پڑھنے اور دن بھر روزہ
رکھنے سے ملتا ہے"

عبادت کا مقصد نفس کی اصلاح اور اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اصلاح کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ دلوں میں تقویٰ اور عاجزی و انکساری پیدا کی جائے۔ نماز کامل ترین عبادت ہے اور اس کے متعلق ارشاد ہے:۔

"یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے
روکتی ہے" (العنکبوت)

نیز

"جس کی نماز اسے برائی سے نہ روکے
وہ نماز ہی نہیں" (حدیث)

روزے کے متعلق ارشاد ہے:۔

"روزے تم پر اسی طرح فرض کئے
گئے۔ جیسے تم سے اگلوں پر فرض
تھے۔ تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو"
(البقرہ ۱۸۴)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اور زکوٰۃ "زکوٰۃ کے ذریعہ ان کے (قلوب) کی صفائی اور ان کے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے"۔ (توبہ ۱۰۳)

اہل ایمان کے اوصاف

صاحب ایمان بندہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا ہر حکم صدق دل سے مانتا ہے۔ نیکی میں ایک دوسرے کے کام آتا ہے۔

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور برائی سے روکتے ہیں"۔ (توبہ ۷۱)

مومن پاک طینت ہوتا ہے۔

"یہ لوگ توبہ کرنیوالے۔ عبادت کرنے والے۔ حمد و ثنا کرنے والے۔ روزہ اور نماز کے پابند۔ بھلائی کی ترغیب دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور احکام الٰہی کی حدود کے محافظ ہوتے ہیں"۔

مومن عفو و درگذر پسند کرتا ہے۔

"یہ لوگ گناہوں۔ بے حیائی سے بچتے ہیں اور غیظ و غضب میں بھی (خطائیں) معاف کر دیتے ہیں"۔ (شوریٰ: ۲۷)

مومن منکسر مزاج ہوتا ہے۔

"رحمان کے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے الجھتے ہیں تو انہیں سلام کہہ دیتے ہیں"۔ (فرقان: ۶۴)

مومن صادق و صابر ہوتا ہے۔

"یہ لوگ اپنے عہد پورے کرتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ۔ اور اپنے قول سے پھرتے نہیں۔ اللہ کے احکام پر قائم رہتے ہیں۔ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں۔ (آخرت کے) دن کی پکڑ کا بڑا اندیشہ رکھتے ہیں یہ صابر ہیں اور رضائے حق کی تلاش میں رہتے ہیں یہ لوگ فرمانبردار اور فیاض ہوتے ہیں"۔ (آل عمران ۱۷۷)

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

"تم میں سے کوئی شخص (کامل) ہو ہی نہیں سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ وہی بھلائی نہ کرے جو وہ اپنے لئے خود پسند کرتا ہے"۔ (مسلم)

"وہ شخص مسلمان نہیں جو اپنا پیٹ بھر لیتا ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہتا ہے"۔ (بیہقی)

"جو شخص بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا۔ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔ (ترمذی)

"مومن کی طبیعت و فطرت میں ہر چیز کی گنجائش ہے۔ سوائے جھوٹ اور خیانت کے"۔ (مسند امام احمد)

"جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر طرح کی خیر و خوبی سے محروم ہو گیا"۔

انسان کامل کا اسوۂ حسنہ

قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیمات اور اخلاقی صفات کا اعلیٰ ترین اور کامل ترین نمونہ خود حضور نبی کریمؐ کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

حیات طیبہ میں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"لوگو! اللہ کے رسولؐ میں تمہارے
لئے بہترین نمونہ ہے" (الاحزاب)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ سے آنحضرتؐ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا:۔

"آپ کا اخلاق من وعن قرآن تھا" (حدیث)

آنحضرتؐ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں
ارشاد باری ہے:۔

"(اے حبیب) آپ یقیناً اعلیٰ ترین اخلاق
سے متصف ہیں" (قلم: ۵)

ایک صحابی نے حضورؐ سے پوچھا کہ اللہ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے آپؐ نے فرمایا۔ "اچھی باتیں"۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ قرآنی تعلیمات پر کاملاً عمل پیرا ہونے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی مکمل اتباع کی جائے۔ اور یہی فرمان جاری ہے۔

واضح الفاظ میں:۔

"فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو
میری اتباع کرو" (آل عمران: ۳۲)

آنحضرتؐ کے مقدس اخلاق وعادات کے متعلق چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں:۔

"آنحضرتؐ کی عادت کسی کو برا کہنے کی نہ تھی
آپ برائی کا جواب برائی سے نہ دیتے تھے۔ بلکہ
معاف کر دیتے تھے اپنے ذاتی معاملے میں آپ نے
کبھی انتقام نہ لیا۔ آپ سائل کی درخواست رد نہ
کرتے تھے۔ گھر میں ہمیشہ مسکراتے ہوئے داخل ہوتے"

(حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

"آپؐ خندہ جبیں اور نرم خو تھے۔ کوئی برا کلمہ
زبان سے نہ نکالتے۔ کسی کو برا نہ کہتے کسی کی عیب
گیری نہ کرتے۔ نہایت فیاض۔ نہایت راست گو،
نہایت نرم گو۔ نرم طبع اور نہایت خوش طبع تھے"

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ فرماتے ہیں:۔

"آپؐ نرم خو تھے کسی کی توہین نہ کرتے کسی
کو برا نہ کہتے۔ ذاتی معاملات میں نہ غصہ کیا نہ انتقام لیا"

حضرت انسؓ کا فرمان ہے کہ:۔

"میں نے دس سال خدمت کی کبھی باز پرس
نہ فرمائی"

آپؐ رحم دل اور رقیق القلب تھے طبیعت میں سختی نہ تھی۔ بدی کا جواب بدی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے۔ خطا کار کو بخش دیتے۔ تمام خوبیوں سے آراستہ تھے۔ سکینت آپؐ کا لباس۔ نیکی آپؐ کا شعار۔ تقویٰ آپؐ کا ضمیر۔ حکمت آپؐ کا کلام۔ عدل آپؐ کی سیرت۔ راستی آپؐ کی شریعت اور ہدایت آپؐ کی راہنمائی تھی۔ (بخاری۔ ترمذی)

"آپؐ خادموں کو کام میں مدد دیتے۔ ادنیٰ و اعلیٰ
کو سلام میں سبقت فرماتے۔ غلام و آقا۔ کالے گورے
میں فرق نہ کرتے۔ فکر مند اور اندوہگیں لیکن ترش رو نہ
تھے۔ سخی لیکن فضول خرچ نہ تھے۔ لوگوں کی خدمت
میں مشغول رہتے۔ آپؐ کی مجلس علم و حلم، صبر و شکر،

(باقی صفحہ ۳۰ پر دیکھیں)

Digitized by khilafat Library Rabwah

شگفتہ — شگفتہ

رشیقہ قمر — ربوہ

عزیز بہنو اور بھائیو!

ہمارا اللہ بہت ہی پیارا اور پیار کرنے والا ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ غفور اور ودود ہے۔ بہت بخشنے والا اور بہت محبت رکھنے والا ہے۔ اس کی شفقت و محبت اور لطف و عنایت کا شمار نہیں۔ وہ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے اس کے احسانات و انعامات ہر لمحہ ہم پر جاری ہیں۔ اور وہ افضال اس قدر ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے۔

اگر دنیا کے سمندر سیاہی بن جائیں اور ساری دنیا کے درخت قلمیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات اور اس کے کلمات اور اس کے عجائبات لکھنے شروع کئے جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے گی۔ قلمیں ٹوٹ جائیں گی لیکن اس کے احسانات کا تذکرہ ختم نہیں ہو سکتا۔

جب ہمارا اللہ اتنی عظمتوں والا۔ اتنی بلندیوں والا۔ اور اتنا احسان کرنے والا ہے تو ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس سے تعلق قائم کریں۔ اس سے سچی محبت کریں۔ اور جیسا کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے ہماری پیدائش کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اس کے سچے اور حقیقی بندے بنیں۔ اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ اس سے بہت ہی پیار کریں۔ اس کے اخلاق کو اپنے اندر پیدا کریں۔ ہمیشہ اس کے احکامات پر عمل کریں۔ جن باتوں سے اس نے روکا ہے ان سے باز رہیں۔ اور جن کے کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل پیرا ہوں۔ اور ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہیں کہ وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور ہمیں اپنے محبوب بندوں میں شامل کر لے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ "تمہارے رب نے اپنے اوپر اپنے بندوں پر مہربان ہونا لازم کر لیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی برائی

Digitized by khilafat Library Rabwah

کہ بیٹھے، پھر اس کے بعد وہ سچے دل سے توبہ کرلے اور نیک بنے تو بیشک خدا تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

"اے آدم کے بیٹو! جب تک تم مجھے پکارتے رہو گے اور مجھ سے آس لگائے رہو گے میں تمہیں بخشتا رہوں گا، خواہ تم میں کتنے ہی عیب کیوں نہ ہوں۔ مجھے پروا نہیں۔

اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے گناہ آسمان کے بادلوں تک بھی پہنچ جائیں۔ اور پھر تم مجھ سے معافی مانگو تو میں معاف کردوں۔ خواہ تم میں کتنے ہی عیب کیوں نہ ہوں۔ مجھے پروا نہیں۔

اے آدم کے بیٹو! اگر پوری سطح زمین بھی تمہارے گناہوں سے بھری ہو، پھر تم میرے پاس آؤ۔ اس حال میں کہ کسی کو میرا شریک نہ بناتے ہو، تو میں بھی تمہارے پاس پوری سطح زمین بھر مغفرت لے کر آؤں۔"

(ترمذی ابواب الدعوات)

سچ تو یہ ہے کہ انسان کریم و رحیم خدا کی رحمت و محبت کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ احادیث میں بیان ہے کہ ایک دفعہ لڑائی کے میدان میں دشمن میں بھاگ دوڑ مچی ہوئی تھی۔ جس کو جہاں امن کا گوشہ نظر آتا اپنی جان بچانے کی فکر کرتا۔ بھائی بھائی سے ماں بچہ سے اور بچہ ماں سے الگ تھا۔ اسی حال میں ایک عورت نظر آئی جس کا بچہ میدان میں گم ہوگیا تھا۔ اس کی محبت اور دیوانگی کا یہ عالم تھا کہ جو بچہ بھی اس کے سامنے آجاتا اسے اپنے بچہ کے جوش محبت میں چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلا دیتی تھی۔ دفعۃً رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر نظر پڑی اور آپؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا :-

"کیا یہ ممکن ہے کہ یہ عورت خود اپنے بچہ کو اپنے ہاتھ سے دہکتی آگ میں ڈال دے؟"

صحابہؓ نے عرض کی۔

"ہرگز نہیں"

اس پر آپؐ نے فرمایا :-

"تو جتنی محبت ماں کو اپنے بچہ سے ہے، خدا کو اپنے بندوں سے اس سے کہیں زیادہ محبت ہے"۔

(بخاری کتاب الادب)

اسی طرح بیان ہے کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں

Digitized by khilafat Library Rabwah

تشریف فرما تھے کہ صحابی ایک پرند کو مع اس کے بچوں کے چادر میں باندھ کر لائے اور عرض کی "یا رسول اللہ! میں نے ایک جھاڑی سے ان بچوں کو اٹھا کر کپڑے میں لپیٹ لیا۔ ماں نے یہ دیکھا تو میرے سر پہ منڈلانے لگی۔ میں نے ذرا سا کپڑے کو کھول دیا تو فوراً آ کر بچوں پہ گر پڑی"۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"کیا بچوں کے ساتھ ماں کی اس محبت پر تمہیں تعجب ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو محبت اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے۔ خدا کو اپنے بندوں سے اس سے بدرجہا زیادہ ہے"۔

(مشکوٰۃ)

ایک دفعہ ایک صاحب ایک چھوٹے بچہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ محبت کا یہ حال تھا کہ وہ بار بار اُسے گلے سے لگائے جاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس بچہ سے محبت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں"۔ فرمایا:۔

"تو اللہ کو تم سے اس سے زیادہ محبت ہے جتنی تمہیں اس بچہ سے ہے۔ وہ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے"۔

(ادب المفرد)

دُنیا میں انسانوں کے درمیان جو رحم و کرم اور حسن و محبت کے عناصر پائے جاتے ہیں اور جن کی بنا پر دوستوں، عزیزوں، قرابتداروں اور اولادوں میں میل ملاپ اور رسم و محبت ہے نیز جس کی بنا پر دنیا میں عشق و محبت کے شاندار مناظر نظر آتے ہیں۔ یہ اس رحمان اور رحیم اور غفور اور ودود خدا کی محبت کے مقابل بہت معمولی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے۔ ان میں سے ایک حصہ اپنی مخلوقات کو عطا کیا جس کے اثر سے لوگ ایک دوسرے پر باہم رحم کیا کرتے ہیں۔ باقی ننانوے ۹۹ حصے خدا کے پاس ہیں"۔

(بخاری کتاب الادب)

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے ایک عورت اپنے بچہ کو گود میں لے کر سامنے آئی اور عرض کی "یا رسول اللہ! ایک ماں کو اپنی اولاد سے جتنی محبت ہوتی ہے۔ کیا خدا کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ نہیں ہے؟" فرمایا:۔

"ہاں بیشک اس سے زیادہ ہے"۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

بولی۔ "تو کوئی ماں تو اپنی اولاد کو خود آگ میں ڈالنا گوارا نہ کرے گی" یہ سن کر فرط اثر سے آپؐ پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر سر اُٹھا کر فرمایا:۔

"خُدا صرف اس بندہ کو عذاب دیتا ہے۔ جو سرکشی سے ایک کو دو کہتا ہے" (نسائی)

پس ہمیں چاہیے کہ ہم خُدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اسی سے سچی محبت رکھیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے خدمتِ والا میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ۔ "یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا:۔

"تم نے اس کے لئے کیا سامان کر رکھا ہے؟"

انہوں نے نادم ہو کر شکستہ دلی سے عرض کی کہ "یا رسول اللہ! میرے پاس نہ تو نمازوں کا بڑا ذخیرہ ہے، نہ روزوں کا۔ اور نہ صدقات و خیرات کا۔ جو کچھ سرمایہ ہے وہ صرف خُدا اور رسولؐ کی محبت ہے۔ اور بس!" فرمایا:۔

"تو انسان جس سے محبت کریگا اسی کے ساتھ رہے گا"

(بخاری و مسلم کتاب الادب)

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی رعایت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

"جو بندہ اپنی طاعتوں سے میری قربت کو تلاش کرتا رہتا ہے۔ تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے"

(بخاری کتاب الرقاق)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"میں ان لوگوں کو پہچانتا ہوں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں۔ لیکن قیامت میں ان کے مرتبہ کی بلندی پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خُدا سے محبت ہے اور جنہیں خُدا پیار کرتا ہے۔ وہ اچھی باتیں بتاتے اور بُری باتوں سے روکتے ہیں"

روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

"خُداوند تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

ان کو پیار کرنا مجھ پر لازم ہے جو آپس میں ایک دوسرے کو میری محبت کے سبب سے پیار کرتے ہیں۔ اور میری محبت میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اور میری محبت میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور میری محبت میں ایک دوسرے کے لئے اپنی جان و مال وقف کرتے ہیں"۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

"لوگو! خدا سے محبت کرو۔ کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور اسی کی محبت کے سبب سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے سبب سے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو"

اسی طرح حضورؐ نے فرمایا۔ کہ

"جسے اللہ اور اس کا رسولؐ سب سے زیادہ محبوب ہوئے یقیناً اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرتؐ سے ارشاد فرمایا۔ کہ آپ یہ اعلان کر دیجئے کہ اگر تمہیں خدا سے محبت ہے تو میری پیروی کرو کہ خدا بھی تم سے پیار کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں۔ اور آپ کی اتباع و اقتدا کریں۔

خدا تعالیٰ کن لوگوں سے پیار کرتا ہے؟ قرآنِ مجید میں فرمایا۔ "خدا نیکی کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ خدا توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ خدا توکل کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ خدا منصف مزاجوں سے پیار کرتا ہے۔ خدا پرہیزگاروں سے پیار کرتا ہے۔ خدا ان سے پیار کرتا ہے جو اس کے راستہ میں لڑتے ہیں۔ اور خدا صبر کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ اور پاک صاف لوگوں سے پیار کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خدا پاکیزہ ہے۔ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اور پاک و صاف ہے۔ پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ پس تم پاک و صاف رہا کرو"۔

(ترمذی)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے محبت کرتا ہے اور تین قسم کے آدمیوں کو پیار نہیں کرتا۔ محبت ان سے کرتا ہے جو اس کی راہ میں خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی جان فدا

Digitized by khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ اور ان سے جو اپنے
پڑوسی کے ظلم پر صبر کرتے ہیں اور
ان سے جو وضو کر کے خدا کی یاد کے
لئے اس وقت اٹھتے ہیں جب قافلہ
رات کے سفر سے تھک کر آرام کے
لئے بستر لگاتا ہے۔ اور خدا
کی محبت سے محروم یہ تین ہیں۔
اترانے والا مغرور انسان احسان
دھرنے والا بخیل جھوٹی قسمیں
کھا کھا کر مال بیچنے والا سوداگر"

(مسند احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں
محبت الٰہی کی دولت مانگا کرتے تھے۔ آؤ ہم
بھی اپنے آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپؐ
کے ہم زبان ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور بصد عجز و
نیاز یہ دعا کریں کہ اے اللہ!

اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ
يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ۔

میں تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی
جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس کام کی محبت
جو تیری محبت سے قریب کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ
اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَ
مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

الٰہی تو اپنی محبت کو میری جان سے،
میرے اہل و عیال سے اور ٹھنڈے پانی سے
بھی زیادہ میری نظر میں محبوب بنا۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَ
حُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ فِيْ
حُبِّكَ۔

خداوندا! تو اپنی محبت اور اس کی
محبت جو تیری محبت کی راہ میں نافع ہو۔
مجھے عطا فرما۔

(آمین ثم آمین یارب العلمین)

ہر قسم کے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن ریفریجریٹر
ایئر کنڈیشنر اور سوئی گیس کے چولہوں
کی
خرید و فروخت
کیلئے
محمود ٹیلی ویژن کمپنی
۳۱۔ ہال روڈ لاہور
فون نمبر: ۵۴۸۲۱

Digitized by khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

حضرت ابراہیم علیہ السلام

دنیا کی نصف سے زیادہ انسانی آبادی تین بڑے مذاہب کی پیرو کار ہے۔ اسلام، عیسائیت اور یہودیت۔ ان تینوں مذہبوں کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ اُن کی اولاد میں کئی نبی ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آج سے کوئی چار ہزار سال پیشتر دریائے فرات (عراق) کے کنارے شہر "اُر" میں پیدا ہوئے۔ ذرا سیانے ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ انکی قوم ایک خدا کی عبادت کرنے کی بجائے چاند سورج، ستاروں اور بتوں کی پوجا کر رہی ہے یہ دیکھ کر انہیں بڑا رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت عطا کی اور انہوں نے بتوں کی پوجا کے خلاف تبلیغ شروع کر دی۔ جب لوگ راہ پر نہ آئے تو انہوں نے بتوں کو توڑ دیا۔ اس پر بادشاہ نے حکم دیا کہ ابراہیم کو آگ میں ڈال دو جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہو گئی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

اپنی قوم سے مایوس ہو کر حضرت ابراہیمؑ عراق سے شام اور شام سے مصر چلے گئے۔ مصر کے بادشاہ نے اپنی بیٹی ہاجرہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ جس سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔ جن کی اولاد میں سے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے۔ اور دوسری بیوی حضرت سارہ سے حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔

حضرت اسماعیلؑ ابھی کمسن ہی تھے کہ حضرت ابراہیمؑ اُن کو اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو عرب کی ایک بنجر اور ویران وادی میں چھوڑ آئے۔ اور اسی جگہ مکہ کا مشہور شہر آباد ہو گیا۔ اور خدا کی قدرت سے وہاں

Digitized by khilafat Library Rabwah

پانی کا ایک چشمہ بھی نکل آیا۔ جس کو "زمزم" کہتے ہیں۔ حاجی لوگ اس چشمے کا پانی تبرک کے طور پر لاتے ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ ذرا بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ آپ نے بیٹے کو اپنا خواب سنایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا۔ آپ شوق سے مجھے خدا کی راہ میں قربان کر دیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی۔ اُس وقت آواز آئی۔ "اے ابراہیم تم امتحان میں کامیاب ہوئے اپنا ہاتھ روک لو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے اس فضل پر ایک مینڈھا ذبح کیا۔ اس پاک قربانی کی یاد میں مسلمان اب تک عید قربان کے موقعہ پر قربانیاں دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر خدا کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ یہ پہلا گھر تھا جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے دُنیا میں بنایا گیا۔

تمام دُنیا کے مسلمان اسی خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں مسلمان سنت ابراہیمیؑ کی تقلید میں حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ جاتے ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ آپ کے فرزند تھے۔ یہ دونوں بھی نبی تھے۔ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ تھے۔ اُن کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ اسی وجہ سے اُن کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ حضرت یوسفؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور بے شمار دوسرے انبیاء سب حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور اسی لئے انہیں ابوالانبیاء یعنی نبیوں کا باپ کہا جاتا ہے۔

(چوہدری شمیم کرشن مسعود آباد۔ کراچی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مے

اِک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ مِلّت کے اس فِدائی پہ رحمت خُدا کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بابرکت دورِ خلافت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ تاریخِ اسلام کا روشن باب ہیں۔ اور یہ ہستی دنیا تک ایک عالم ان کے میٹھے پھلوں سے فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔ آپ نے اسلام اور اشاعتِ قرآن کی خاطر جو عظیم الشان کام سرانجام دیئے وہ قیامت تک دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔

آپ نے افرادِ جماعت کی علیحدہ علیحدہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

تنظیمیں قائم فرما کر جماعتی تربیت کا ایک لازوال کارنامہ سرانجام دیا۔ حضور نے احمدی نوجوانوں کو صحیح خطوط پر چلانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرما کر احمدی نوجوانوں پر ایک احسان عظیم فرمایا جس کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

آپ کے ہزارہا کارناموں میں سے مجلس انصاراللہ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام۔ پھر نظارتوں کا قیام مذہبی پیشواؤں کے احترام کے لئے قانون پاس کروانا۔ سیاسی مسائل میں مسلمانوں کی قیادت۔ قیام پاکستان کے لئے کوشش تقسیم ملک کے وقت مسلمان عورتوں کو پاکستان لانے کے لئے آپ کی کوششیں۔ قادیان سے ہجرت کے بعد پاکستان کے استحکام کے لئے ملک کے طول و عرض میں پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر مختلف شہروں میں تقریریں اور لیکچرز۔ بیرونی مشنوں کا قیام۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ تحریک جدید وقف جدید۔ یہ سب آپ کے عظیم الشان کارناموں میں سے ہیں جو اپنوں کے علاوہ غیروں سے بھی خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مراکز کھولے۔ امریکہ میں بھی۔ افریقہ میں بھی اور یورپ میں بھی اور ایشیا کے مختلف ممالک میں بھی۔

سرزمین ربوہ کی تعمیر بھی آپ کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔ آپ کے کارنامے گلاب کے پھولوں کی مانند ہیں جن سے احمدیت کا باغ مہک رہا ہے اور اس کی بھینی بھینی خوشبو ہر طرف پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

"انشاء اللہ تعالیٰ محمود کا نام، محمود کے کام تا قیامت تمام دنیا میں سورج کی طرح روشن نظر آتے رہیں گے اور تاریخ عالم کا بہت نمایاں سنہری باب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت، فضل و کرم اور رحمت سے جو کارہائے نمایاں اس مبارک وجود نے سرانجام دیئے۔ دنیا نے دیکھے اور دیکھتی رہے گی۔ انشاء اللہ"

آخر میں خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭ (عبدالحلیم احمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایک حسین یاد

پیارے تشحیذی بھائیو! دنیا میں کروڑوں

Digitized by khilafat Library Rabwah

انسان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کون آیا اور کون گیا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی عمدہ صفات۔ اچھی عادات اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے اپنی یادیں اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ گو وہ اس دنیا میں موجود نہیں ہوتے لیکن اُن کی یادیں زندہ ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی یاد کئی سالوں سے میرے سینے میں دفن ہے۔ جب بھی وہ یاد اور وہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو اُس عظیم شخصیت کا دلربا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔

یقیناً آپ منتظر ہوں گے اور مجسم سوال بنے ہوں گے کہ آخر ایسی شخصیت کونسی ہے۔ جس نے مجھے اتنا متاثر کیا۔ میں آپ کو مزید انتظار نہیں کروانا چاہتا۔ وہ شخصیت ہمارے استاد سید میر داؤد احمد مرحوم و مغفور تھے۔ اب میرا خیال ہے کہ آپ فوراً سوال کریں گے کہ انہوں نے کونسی ایسی یاد چھوڑی ہے۔ جس کے لئے اتنی لمبی چوڑی تمہید باندھی؟ تو سنئے۔

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ ہم کرکٹ جلسہ سالانہ کے دفتر کے میدان میں کھیلا کرتے تھے۔ ایک دن طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے میرا کھیلنے کا موڈ نہیں بن رہا تھا۔ لیکن ایک دو دوستوں کے اصرار پہ مجھے کھیلنا پڑا۔ چنانچہ جہاں مجھے کہا گیا۔ میں فیلڈ (FIELD) کے لئے کھڑا ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا کھیلنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا اس لئے میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اور کھیل سے قطعاً دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔ مجھ سے کچھ فاصلہ پر افسر جلسہ سالانہ سید میر داؤد احمد مرحوم و مغفور اپنے کسی رفیق کے ساتھ کسی امر پر گفتگو کر رہے تھے ساتھ ہی ٹہل بھی رہے تھے۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں تھا۔ کہ ان کا خیال کھیل کی طرف بھی ہو سکتا ہے ہوا یوں کہ میرے ایک دوست نے ایک بال پہ بلے سے شاٹ لگائی اور گیند سنسناتے کیساتھ میرے پاس سے گزر گئی۔ اور میں اسے روکنے میں ناکام رہا۔ گیند کا میرے پاس سے گزرنا تھا کہ میر صاحب مرحوم و مغفور مجھے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ "تمہارے ہاتھ کھڑے ہونے کا کوئی فائدہ نہیں"۔ ان کا اتنا کہنا تھا کہ میرے دل میں ندامت کی محسوس ہوئی اور میرے دل میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور میں پوری مستعدی اور حاضر دماغی کے ساتھ کھیل میں حصہ لینے لگا۔ مجھے اس بات نے اتنا متاثر کیا۔ کہ میں نے اسے میر صاحب مرحوم کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک حسین یاد کا نام دیا۔

پھوپی بھائیو! دیکھا ہمارے بزرگ میر صاحب مرحوم و مغفور کس قدر شفیق تھے۔ اور بچوں سے کس طرح محبت کیا کرتے تھے۔ اور اپنے کام کرتے ہوئے بھی بچوں اور بچوں کے کھیل میں کس قدر دلچسپی رکھتے تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کی اصلاح کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ؂

(وسیم احمد ظفر۔ جامعہ احمدیہ)

ہمت اور شجاعت کے کرشمے

آپ نے شاید کبھی نہ سنا ہوگا کہ حکومت کا جھنڈا کسی مقام پر نصب ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کوئی سپاہی موجود نہیں لیکن دشمن کو اس کے پاس جانے اور اُسے اکھاڑنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ سپین کی اسلامی تاریخ میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا ہے۔

یہ واقعہ دسویں صدی عیسوی میں پیش آیا۔ اس وقت ابن ابی عامر منصور سپین کی اموی سلطنت کا مختار تھا۔ یہ منصور بڑی عجیب سلطنت کا مالک تھا۔ غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ تعلیم مکمل کر کے معمولی حیثیت میں زندگی شروع کی اور بہت جلد ایسا اقتدار حاصل کر لیا کہ جو چاہتا کرتا۔ اس زمانے میں ہسپانوی ریاستوں سے لڑائیاں جاری تھیں منصور خود سال میں دو مرتبہ مقابلے کے لئے نکلتا۔ اپنے زمانہ حکومت میں اس نے کم و بیش چھپن ۵۶ جنگیں لڑیں۔

ایک مرتبہ منصور ایسی وادی میں جا گیا جہاں آمد و رفت کے لئے صرف ایک تنگ درّہ تھا۔ ہسپانیوں نے سوچا کہ شیر پنجرے میں آ گیا ہے۔ اب اسے یہیں ختم کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے درّہ کی ناکہ بندی کر لی۔ منصور نے یہ حالات دیکھے تو اپنی فوج کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ ایک حصے کو مناسب مقامات پر کھیتی باڑی کے لئے لگا دیا۔ تاکہ فوج کے لئے خورد و نوش کا سامان مہیا ہوتا رہے۔ دوسرے حصے کو لے کر ارد گرد کی آبادیوں پر چھاپے مارنے لگا۔ جتنے لوگ راستہ میں قتل ہوتے اُن کی لاشیں اُٹھوا کر درّے میں رکھواتا جاتا۔ چند روز کے بعد ہسپانیوں نے خود درخواست کی کہ آپ جو شرائط پیش کریں ہم منظور کرتے ہیں۔ درّے سے فوج ہٹا لی ہے۔ آپ اطمینان سے تشریف لے جائیں۔

حفاظت کے اسباب سے محرومی کسی کو بھی خوشگوار معلوم نہ ہوگی۔ لیکن جوانمردوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ جب شدید مشکلات میں گھر جاتے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہیں تو پریشان ہونے کی بجائے مشکلات میں سے نئے کامیابیوں کا راستہ پیدا کر لیتے ہیں۔ منصور نے جن ہسپانوی ریاستوں سے عہدنامے کر رکھے تھے ان پر ایک شرط یہ بھی تھی کہ ان کے حدود میں کوئی مسلمان قیدی نہ رہنے پائے۔ ایک دفعہ اس کا ایک ایلچی شمالی ہسپانیہ کی ایک ریاست میں گیا۔ سیر و سیاحت کرتے ہوئے اُسے معلوم ہوا کہ چند پادریوں نے ایک مسلمان عورت کو قیدی بنا کر کلیسا کے کام پر لگا رکھا ہے۔ منصور کو یہ اطلاع ملی تو خود فوج لے کر اس صوبے میں پہنچ گیا حاکم نے حاضر ہو کر حلف اُٹھایا کہ مجھے اس خاتون کی اسیری کا کوئی علم نہ تھا اور اس نے مجرموں کو سخت سزا دینی چاہی۔ یہی منصور ایک مرتبہ لڑائی کے لئے گیا۔ فوج کے دستوں نے جگہ جگہ اپنے اپنے جھنڈے نصب کر رکھے تھے۔ جنگ ختم ہو گئی اور فوج کو واپسی کا حکم ملا تو اتفاق سے ایک جھنڈا جو پہاڑی پر نصب تھا بدستور نصب رہا۔ اگرچہ پوری فوج واپس چلی گئی تھی اور کوئی شخص جھنڈے کے پاس موجود نہ تھا۔ لیکن دشمن کو اسے اکھاڑنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہی سمجھا گیا کہ اگر اسے اکھاڑ لیا تو منصور سخت سزا دے گا۔ جھنڈا کیا ہوتا ہے؟ لکڑی کا ایک ڈنڈا اور دو گز کپڑا۔ لیکن جب وہ ایک فوج، ایک ملک، ایک قوم کی عزت کا نشان بن جاتا ہے تو ہزاروں بہادر اسی کے سائے میں اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ کس قدر خوش نصیب تھا وہ جھنڈا جسے اپنے جانبازوں کی فتوحات کے طفیل وہ بلند مقام حاصل ہوا کہ اگرچہ ایک بھی انسان اس کی حفاظت کے لئے موجود نہ تھا۔ تاہم کسی کا ہاتھ اس کی طرف نہ بڑھا گویا غیرت و حمیت کے پیکروں نے ایک بے جان جھنڈے میں ایسی شان پیدا کر دی تھی کہ وہ اپنی حفاظت خود کرتا رہا۔

(سعید احمد خان جامعہ احمدیہ ربوہ)

شرارت کی سزا

شہباز کا نام سنتے ہی محلے میں چوٹی کے شریر لڑکوں میں شامل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اگر کسی گلی میں کوئی بچہ رو رہا ہوتا تو دیکھنے والا فوراً سمجھ جاتا کہ شہباز گزر کر گیا ہے۔

اس کا باپ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور ایک مربع زمین کا مالک تھا۔ اس کا گھر اپنے کھیتوں سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر تھا اس کے ابا نے وہاں کھیتوں میں باغ لگوا رکھا تھا۔

شہباز یوں تو ایک اچھا لڑکا تھا پڑھنے میں بھی قابل تھا اس میں صرف یہ برائی تھی کہ اسے ہر وقت مذاق اور شرارت کے سوا کچھ نہ سوجھتا۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

اگر کھیتوں میں جا رہا ہے تو ہاتھ میں خلیل ہے۔ اگر باغ میں ہے تو نوکروں کی شامت۔ اگر گھر میں ہے تو ہر وقت کھانے کی سوچتا۔ اگر محلے میں ہے تو کسی سے کوئی چیز لے لیتا کسی سے کوئی اور دوبارہ واپس کرنے کا نام تک نہ لیتا۔ اور اگر سکول سے چھٹی ہوئی ہے تو کبھی کسی کو ویسے ہی ناجائز پیٹنے لگ جاتا۔ اور باپ بے چارہ کبھی کسی کے پاؤں پکڑتا اور کبھی کسی کے۔ شہباز کو اس کی کوئی پروا نہ تھی۔

ایک دن اس کی لڑائی اسکے دوست لقمان سے ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ شہباز میاں تو لقمان کو دیکھ کر نہ راضی تھے۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو صاحبزادے چل دیئے دھاگا لے کر اور لقمان کے گھر کے دروازے کے کنڈے کے ساتھ دھاگا باندھ کر ایک سرا ہاتھ میں لیکر دروازے کے سامنے جو پیپل کا درخت تھا اس پر اور کاروائی شروع کر دی۔ رات کے دس بجنے والے تھے۔ اور دروازہ متواتر کھٹکھٹایا جا رہا تھا۔ لقمان کے ابا دو تین بار باہر آئے لیکن کوئی بھی باہر نہ تھا۔ آخر وہ کوٹھے پر چڑھ گئے۔ لیکن جب پھر انہیں کوئی دروازہ کھٹکھٹانے والا نہ نظر آیا تو وہ کیونکہ بہت دھی تھے اس لئے مچا دیا شور کہ لئے ہائے بھوت بھوت..... ادھر گلی میں کافی لوگ جمع تھے۔

چنانچہ جب شہباز میاں کو اپنی فکر ہوئی تو انہوں نے دھاگہ توڑ کر چھوڑ دیا۔ اور جلدی جلدی درخت سے نیچے اترنے لگے۔ اچانک اُن کا ہاتھ شہد کی مکھیوں کے چھتے سے لگ گیا۔ بس پھر جو ہوا یہ تو انہیں ہی معلوم ہوگا۔

بس دوسرے دن انہوں نے اپنے آپ کو بستر پر لیٹے ہوئے پایا۔ جب انہوں نے اپنا چہرہ دیکھا تو وہ ایسے جیسے غبارے میں ہوا بھری ہوئی ہو۔

تین دن شہباز میاں نے محلے والوں کو منہ تک نہ دکھایا۔ اور شرم کے مارے اپنے والدین سے معافی مانگ لی اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ایسے کام نہیں کرے گا جن کی وجہ سے اسے اور اس کے والدین کو شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑے۔

(سلمان احمد بابر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد)

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب ملمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ اسکی توسیع اشاعت آپکا جماعتی فریضہ ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ع "دہر میں سب سے بڑی نعمتِ باری کیا ہے؟"

تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں شائع شدہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی نظم "دہر میں سب سے بڑی نعمتِ باری کیا ہے؟" کے جواب میں پانچ نظمیں موصول ہوئیں۔ اس مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو "نعمات صدیق" کی ایک ایک کتاب بھجوا دی گئی ہے۔ وصول پاکر اطلاع دیں۔ مقابلہ میں اوّل آنے والی نظم شائع کی جارہی ہے۔ اس مقابلہ میں قیصرہ نُدرہ شاہ مقیم، اور تفہیم احمد کراچی بالترتیب دوم اور سوم قرار پائے۔ امتیاز حاصل کرنے والوں کو ہماری طرف سے مبارک ہو۔ (ادارہ)

کوئی کہتا ہے کہ ہے عقل ہی اعلیٰ نعمت
کوئی کہتا ہے کہ ہے علم ہی بہتر دولت

کوئی تندرستی کو عظمت کا نشاں کہتا ہے
مال و دولت کو یا انسان کی شان کہتا ہے

کوئی بینائی کو دیتا ہے فضیلت سب پر
اور کہتا ہے کہ بن اس کے ہے جینا ابتر

حُسن کو کہتا کوئی نعمتِ لاثانی ہے
بات سچی ہے پہ ہر چیز یہاں فانی ہے

حُسن کیا چیز ہے یہ دولتِ دُنیا کیا ہے
تندرستوں کو بھی مرنا ہے تو اچھا کیا ہے

آپ تو ٹھیک ہی فرماتے ہیں اے خادمِ دیں
بڑھ کے ماں باپ کی خدمت سے کوئی کام نہیں

اُن کی خدمت پہ کمربستہ رہیں شام و سحر
اور اس راہ پہ قربان کریں قلب و نظر

بڑھ کے ماں باپ کی خدمت سے کوئی کام نہیں
اُن کی بے لوث دعاؤں کا کوئی دام نہیں

اے خُدا تُو کہ ہے لاریب ہمارا داتا
نعمتیں تُو نے ہی دی ہیں تُو ہمارا داتا

فضل سے تیرے ملا جو بھی ملا ہے ہم کو
شکر واجب ہے کہ انعام ملا ہے ہم کو

(حافظ فضل الرحمٰن بشیر ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

بلجیم کی کہانی

سپاہی کا مزیدار پتھر

طارق احمد بٹ۔ کراچی

ایک سپاہی جنگ کے میدان سے اپنے گھر لوٹ رہا تھا۔ سردی کے دن تھے۔ سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔ آسمان پر بھورے بھورے بادل منڈلانے لگے۔ سپاہی کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔ چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچا اور ایک گھر پر آواز دی۔

"بھئی کوئی گھر میں ہے۔ مجھے سخت بھوک لگی ہے اور کھانے کے لئے کچھ چاہیئے۔"

مگر اندر سے جواب آیا۔

"بھائی ہمارے پاس اپنے ہی کھانے کو کچھ نہیں ہے آگے جاؤ۔"

سپاہی وہاں سے آگے بڑھا اور ایک اور گھر پر پہنچ کر وہی آواز لگائی۔ وہاں سے بھی وہی جواب ملا۔

اب سپاہی نے گھر والوں سے پوچھا۔ "آپ کے پاس کوئی بڑی دیگ ہے؟"

ہاں ہاں! بڑی دیگ تو ہے"۔ ایک بوڑھی عورت نے ناک سکیڑتے ہوئے جواب دیا۔

"اور پانی بھی ہے"۔ سپاہی نے پوچھا۔

"ہاں۔ پانی تو بہت سا ہے"۔ جواب ملا۔

سپاہی نے کہا "دیگ میں پانی بھر کر اسے آگ پر رکھ دو۔ میرے پاس شوربے کا ایک مزیدار سا پتھر ہے"۔

گھر والوں نے تعجب سے پوچھا "شوربے کا پتھر؟ وہ کیا ہوتا ہے بیوقوف!"

سپاہی نے کہا "یہ ایک مزیدار پتھر ہوتا ہے جس سے شوربا بنتا ہے"۔

سارے گھر والے یہ عجیب و غریب اور مزیدار پتھر دیکھنے کے لئے سپاہی کے آس پاس جمع ہو گئے۔ گھر کی عورتوں نے جلدی جلدی آگ جلائی اور دیگ میں پانی بھر کر اسے آگ پر رکھ دیا۔ سپاہی نے اپنی جیب سے ایک پتھر نکالا اور دیگ میں ڈال دیا۔ یہ ایک معمولی اور عام سا پتھر تھا۔ جیسے راستوں پر عموماً پڑے ملتے ہیں۔ مگر اس گھر کے لوگ سمجھ رہے تھے کہ یہ کوئی انوکھا پتھر ہے۔ سپاہی نے پتھر دیگ

Digitized by khilafat Library Rabwah

میں ڈالنے کے بعد انتہائی حکیمانہ انداز میں کہا۔
"اب پانی پکنے دو"۔
سب پانی پکنے کا انتظار کرنے لگے۔
تھوڑی دیر بعد سپاہی نے کہا۔ "آپ کے پاس تھوڑا سا نمک ہے؟"
"ہاں، ہاں نمک بہت ہے"۔ یہ کہکر ایک عورت نے ایک ڈبہ سپاہی کے ہاتھ میں دے دیا۔ سپاہی نے ڈبے میں سے مٹھی بھر نمک نکال کر دیگ میں ڈال دیا۔ سپاہی کی نظر سامنے ایک تپائی پر پڑی جس کے نیچے ٹوکری میں گاجریں رکھی تھیں۔ اس نے کہا:۔
"اگر تھوڑی سی گاجریں مل جاتیں
تو شوربہ بہت مزیدار ہو جاتا"
یہ سُن کر ایک عورت آگے بڑھی اور بہت سی گاجریں نکال دیں۔ سپاہی نے گاجریں صاف کر کے دیگ میں ڈالدیں اور گھر والوں کو جنگ کے قصے سنانے لگا۔ گھر والے قصے سُن کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُس نے کہا۔ "اگر کچھ آلو بھی ہوتے تو مزہ آجاتا۔
"ہمارے باغ میں بہت سے آلو ہیں"
ایک لڑکی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور دوڑتی ہوئی جاکر آلو لے آئی۔
سپاہی نے آلو بھی دیگ میں ڈال دیئے۔ پھر رازدارانہ انداز میں کسان سے کہنے لگا۔
"پیاز سے شوربا نہایت لذیذ اور خوشبودار ہو جاتا ہے"
کسان نے اپنے چھوٹے لڑکے سے کہا۔
"بیٹا دوڑ کر پڑوسی کے گھر جاؤ اور تھوڑی سی پیاز لے آؤ"
بچہ دوڑ کر گیا اور پیاز لے آیا۔ وہ بھی دیگ میں ڈال دی گئی۔ پھر سپاہی نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کسان سے بولا!
"میں نے ایک عرصہ ہو گیا گوبھی نہیں کھائی"
کسان کی بیوی نے اپنی لڑکی سے کہا: "جاؤ باغ میں سے ایک اچھی سی بڑی گوبھی لے آؤ"
سپاہی نے گوبھی دیگ میں ڈال دی۔ اور کہنے لگا:۔
"بس اب شوربہ تیار ہو جائے گا،
تم دیگ میں چمچہ چلاتے رہو"
اور کسان کی بیوی ایک بڑا چمچہ دیگ میں چلانے لگی۔ اتنے میں کسان کا بڑا بیٹا گھر میں آیا۔ وہ اپنے ساتھ دو خرگوش شکار کر کے لایا تھا۔ سپاہی کی آنکھیں خوشی سے چمک اُٹھیں۔ اس نے خرگوش کی طرف اشارہ کر کے کہا:
"بس اس کی کمی تھی"
کسان کے لڑکے نے پوچھا "کیا پک رہا ہے بڑی اچھی خوشبو آرہی ہے" کسان نے خوش ہوتے ہوئے کہا: سپاہی شوربے کا ایک مزیدار

Digitized by khilafat Library Rabwah

پتھر لایا ہے۔ ہم اس کا شوربہ بنا رہے ہیں"۔

سب نے مل کر جلدی جلدی خرگوش صاف کئے اور ان کا گوشت بھی دیگ میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد شوربہ تیار ہو گیا۔ سب مل کر کھانے کے لئے بیٹھے۔ شوربا بہت ہی مزیدار تھا۔ سب مزے لے لے کر اور تعریفیں کر کر کے کھانے لگے۔ کسان نے کہا:۔

"بھئی بڑا ہی مزیدار شوربا بنا ہے"۔

کسان کی بیوی نے کہا:۔

"بڑے کمال کا پتھر ہے یہ"۔

سپاہی نے مسکراتے ہوئے کہا: "اس پتھر سے آپ ہمیشہ ایسا شوربا بنا سکتی ہیں۔ بس اس کی ترکیب یاد رکھیئے"۔

سب کھا پی چکے تو سپاہی چلنے لگا اور اس نے وہ پتھر کسان کی بیوی کو تحفے کے طور پر دیدیا۔ کسان کی بیوی نے پہلے تو بہت تکلف کیا۔ مگر سپاہی نے کہا:

"لے لیجئے۔ یہ کون سی بڑی چیز ہے"۔

اور سچ مچ یہ کوئی بڑی چیز نہ تھی۔ کسان کی بیوی نے پتھر لے کر اسے اوپر کارنس پر رکھے شیشے کے مرتبان میں رکھ دیا۔ سپاہی کسان کے گھر سے نکل کر تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے راستے میں ویسا ہی ایک اور پتھر مل گیا۔ اور اس نے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔ کہ کہیں اور کام آئے گا:

احمدی بچوں کا اعلان

ہم مسلمان ہیں خدا کی قسم ❊ اہل ایمان ہیں خدا کی قسم
پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں ❊ دین کی آن ہیں خدا کی قسم
حق تعالےٰ محمدؐ و قرآں ❊ دین و ایمان ہیں خدا کی قسم
احمدی امتِ محمدؐ ہیں ❊ لوگ انجان ہیں خدا کی قسم
کوئی پہچانے یا نہ پہچانے ❊ ہم مسلمان ہیں خدا کی قسم

(انیس احمد سہیل۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

نتیجہ میاں محمد نواز میموریل انعامی مقابلہ

مقابلہ نمبر ۷ :- کوئی بچہ مقررہ معیار حاصل نہیں کر سکا۔

مقابلہ نمبر ۸ :-

اوّل :- سید انوار الحق مکان نمبر ۹۵۰ ½ اے شاہی بازار پرانا سکھر۔

دوم :- عظمیٰ فرح پراچہ معرفت ابرار احمد صاحب پراچہ محلہ احمد پورہ شیخوپورہ

مقابلہ نمبر ۹ :-

اوّل :- زاہدہ شاہین نجمی۔ معرفت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سلیم صدر محلہ دارالیمن ربوہ

دوم :- طاہر احمد مجوکہ معرفت ولائت محمد طاہر صاحب مکان نمبر ۱۴/۱۵ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

مقابلہ نمبر ۱۰ :-

اوّل :- شگفتہ شاہین معرفت مس آصفہ ایم۔ اے چوہدری محلہ باب الابواب ربوہ

دوم :- امۃ الحفیظ ملک بنت ملک محمد خاں صاحب نائب صوبیدار مکان نمبر ۴۰/۲ دارالیمن وسطی ربوہ

مقابلہ نمبر ۱۱ :-

کوئی بچہ مقررہ معیار تک نہیں پہنچ سکا۔

مقابلہ نمبر ۱۲ :-

اوّل :- نسیلہ نرگس معرفت نصیر احمد صاحب پنجاب یونیورسٹی لائبریری ۱۲/۲ لاہور۔

دوم :- اخوند حبیب اللہ صدیقی صاحب معرفت اخوند محمد اسلم صدیقی صاحب ۴۲/۳ ہیر آباد حیدر آباد (سندھ)

انعامات کے مستحق بچوں کے نام رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا جا رہا ہے اوّل آنے والوں کے لئے ایک سال کے لئے اور دوم آنے والوں کے لئے چھ ماہ کے لئے۔

نتائج کی اشاعت میں تاخیر پر ادارہ معذرت خواہ ہے ٭

Digitized by khilafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

(۱)

اپنا محبوب رسالہ تشحیذ الاذہان پاکر دل کو بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے محبوب رسالے میں اتنی اچھی کہانیاں۔ لطائف۔ عجیب و غریب معلومات وغیرہ بہت اچھے طریقے سے تحریر کی گئی تھیں۔ ہم یہ اپنا محبوب رسالہ پڑھنے کے بعد دوکان کے شوکیس پر رکھ دیتے ہیں۔ لوگ اسے پڑھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ یہ رسالہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے۔ اور خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

(انوار احمد عامر۔ بی پشاور)

(۲)

رسالہ ماہ اپریل ۱۹۷۸ء بڑے غور سے پڑھا۔ تمام کہانیاں اور واقعات قابل ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید بہتر طور پر اس رسالہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آئندہ کے لئے کم از کم ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعاتِ زندگی رسالہ میں دیئے جائیں۔ بلغوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ نہ کچھ حصّہ بھی شائع کیا جائے؟

(مسعود احمد چک ۲۰۵۸ ضلع مظفر گڑھ)

(۳)

اُمید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ اپریل کا شمارہ ملا۔ دل مسرت سے لبریز ہوگیا یوں تو سارا رسالہ دلچسپ تھا۔ ہم کسی کہانی یا لطیفے کو پڑھ کر بور نہیں ہوئے۔ لیکن "ہم نے پتنگ اُڑائی"۔ "سنہری دریا کا بادشاہ" ڈرامہ۔ قابل داد تحریریں تھیں۔ اور نئے ادیب میں انوکھی تقسیم۔ عقلمند کون پسند آیا۔ اور لطیفہ بھی خوب تھا۔ جونہی کوئی تشحیذ الاذہان کا شمارہ ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے ہم اس کو جلد پڑھ کر اگلے ماہ کے تشحیذ الاذہان کے منتظر ہوتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان کے ملنے پر تینوں بہنیں اکٹھی تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کرتی ہیں اور ختم کرنے پر اُٹھتی ہیں۔

(عابدہ صدیقہ۔ راشدہ عفت۔ خالدہ قمر۔ دارالصدر شرقی ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مئی کا تشحیذ مہینے کے وسط میں ملا۔ سرورق کی مسجد بہت ہی پیاری تھی۔

اس بار بزمِ تشحیذ مفقود پایا۔ لیکن "فصل تعلیم سے کٹے گی تو سب سے بہترین کہانی تھی۔ میری طرف سے طارق احمد بٹ صاحب کو مبارک باد دیجئے۔

ننھے ادیب میں صرف دو کہانیاں تھیں۔ میں نے تو اب سارا تشحیذ پڑھ لیا ہے۔ اور اب جون کے تشحیذ الاذہان کا انتظار ہے۔

(عامر خلیل اُدیپل)
اُدیپل کیمیکل انڈسٹریز سرگدھا روڈ گجرات

اپنے پیارے بھانجے کی سالگرہ کے موقع پر

شاہدہ نسرین شاذی بنت محمد اکبر۔ سیکرٹری ایریا ربوہ

سالگرہ کی مبارک لے لو ❊ سارا جیون خوشیوں سے کھیلو
جُگ جُگ جیو ہزاروں سال ❊ سال کے دن ہوں ہزاروں سال
چاہو جو تم میرا جیون بھی لے لو ❊ سالگرہ کی مبارک لے لو
چندا سے پیارا مکھڑا ہے تیرا ❊ مل جائے مجھ کو ٹکڑا تیرا
پھولوں میں چہکو کرنوں سے کھیلو ❊ سالگرہ کی مُبارک لے لو
علم کی شمع سے روشن ہو چہرہ ❊ زمانے میں اُونچا ہے نام تیرا

شاذی کی دُعائیں لے لو
سالگرہ کی مُبارک لے لو

Digitized by khilafat Library Rabwah

بحرِ اوقیانوس

سعدیہ امۃ الباسط۔ کراچی

دُنیا کا دوسرا بڑا سمندر بحرِ اوقیانوس ہے۔ جو امریکہ کو افریقہ اور یورپ سے جُدا کرتا ہے۔ بحرِ اوقیانوس ۳۲۰ لاکھ مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی کل لمبائی ۹۰۰۰ میل شمالاً جنوباً ہے۔ اس کا سب سے چوڑا حصّہ مراکو سے فلوریڈا تک پھیلا ہوا ہے۔ جس کا رقبہ ۴ ہزار میل ہے۔ جبکہ اس کا سب سے تنگ حصّہ ناروے اور گرین لینڈ کے درمیان ہے جس کا رقبہ ۹۳۰ میل ہے۔ بحرِ اوقیانوس میں درجہ حرارت بھی مختلف قسم کا ہے۔ استوائی علاقوں میں درجہ حرارت ۸۰ فارن ہائیٹ اور قطب شمالی اور جنوبی کے علاقوں میں ۲۸ فارن ہائیٹ ہے۔ پانی جہاں زیادہ گہرا ہے وہاں اتنا ہی ٹھنڈا بھی ہے۔ بیت سے علاقوں میں سمندر کی تہہ میں پانی کا درجہ حرارت نقطہ انجماد تک ہوتا ہے۔

ایک "S" کی شکل کا پہاڑی سلسلہ پورے بحرِ اوقیانوس کی تہہ میں لمبائی کے رُخ شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ بحرِ اوقیانوس کا درمیانی پہاڑی سلسلہ

MID ATLONTIC RIDGE

کہلاتا ہے۔ اس پہاڑی سلسلے نے سمندر کو دو وادیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ جو کہ آئس لینڈ سے قطب جنوبی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی سب سے اُونچی چوٹی بھی سطح سمندر سے دس ہزار فٹ کی گہرائی پر ہے۔ کچھ جگہوں پر پہاڑ کی چوٹی ۵۰۰ میل تک کی چوڑائی پر پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ پہاڑ کی دوسری طرف وادی نے بھی اتنا ہی فاصلہ گھیرا ہوا ہے۔ سمندر کی تہہ کے کچھ حصّے بالکل ہموار ہیں۔ جبکہ کئی جگہوں پر اُبھرے ہوئے ہموار حصّے اور کئی جگہ سطح مُرتفع ہے۔ ان میں سب سے اہم ٹیلیگراف پلیٹیو (سطح مُرتفع) وہ ہے جس پر ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی تاریں بچھی ہوئی ہیں۔ یہ علاقہ سکاٹ لینڈ اور نیوفاؤنڈ لینڈ

Digitized by khilafat Library Rabwah

کے درمیان واقع ہے۔

بحرِ اوقیانوس کا سب سے زیادہ گہرا حصّہ پورٹو ریکو کے شمال میں ہے جسکی گہرائی ۳۰۰۰۰ F.T ہے جو دُنیا کی سب سے اُونچی چوٹی کی بلندی سے بھی زیادہ ہے۔

نیوفاؤنڈلینڈ کے ساحلی علاقے گرینڈ بینکس میں دنیا میں زیادہ مچھلی پائی جاتی ہے۔ اوقیانوس کی مشہور مچھلیوں میں ہیلی بٹ۔ شیل فیش اور ہیرنگ شامل ہیں۔

سب سے پہلے مصریوں نے افریقہ کے جنوب کی طرف سفر شروع کیا مگر وہ بحرِ اوقیانوس میں بہت آگے تک کبھی نہیں گئے۔ اگرچہ یونانی بہت اچھے ملاح تھے۔ مگر انہوں نے بھی بحرِ روم سے باہر جانے کی کوشش نہیں کی۔ آج سے ایک ہزار سال پہلے وائکنگ ملاحوں نے کھلے سمندر میں سفر شروع کیا اور آئس لینڈ، ٹرین لینڈ اور نیوفاؤنڈلینڈ دریافت کئے۔ لیکن پندرھویں صدی میں لوگوں کو مہم جوئی کا خیال آیا اور کچھ ایشیا سے تجارت بڑھانے اور سونے چاندی کے لالچ میں لوگوں نے نامعلوم سمندروں کا سفر شروع کیا۔ ایک پُرتگالی ملاح بارتھلومیو نے ۱۴۸۷ء میں راس اُمید کا چکر لگایا جس سے ایشیا جانے کا رستہ معلوم ہو گیا۔ اُس کے سمندری سفر نے دوسروں کا حوصلہ بڑھایا کہ وہ بھی اٹلانٹک پار کر کے ایشیا پہنچ جائیں۔ ان مہم جوؤں میں سے ایک کرسٹوفر کولمبس تھا جس نے ۱۴۹۲ء میں مغرب کی طرف مشرقِ بعید تک پہنچنے کے لئے سفر شروع کیا لیکن جو زمین اُس نے دریافت کی اگرچہ وہ نہ تھی جو وہ تلاش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس نے دوسرے لوگوں کے لئے بحرِ اوقیانوس کا رستہ کھول دیا۔ اگلے سو سالوں میں بہت سے ملاح بحرِ اوقیانوس کو پار کر کے نئی زمین میں پہنچے اور پھر واپس آئے۔ اگلے ۴۰۰ سالوں کے بعد ۱۹۱۹ء میں دو برطانوی ہوابازوں نے پہلی ہوائی پرواز بحرِ اوقیانوس کے اُوپر بغیر کہیں رُکے ہوئے کی۔ اور آج تیز ترین سپرسانک جیٹ طیاروں کی ایجاد کے بعد بحرِ اوقیانوس کو ۳ گھنٹے سے بھی کم عرصے میں پار کر لیا جاتا ہے جبکہ کولمبس نے اسے پار کرنے میں ۷۳ دن صرف کئے تھے۔

(انسائیکلوپیڈیا سے ترجمہ)

مضمون نگار بچے اپنے مضامین خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا کریں۔ پنسل سے یا بے احتیاطی سے لکھے ہوئے مضامین شائع نہیں ہو سکیں گے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by khilafat Library Rabwah

عجیب و غریب

گوشت کا پہاڑ

محمد اجمل نوشاہی۔ سمن آباد فیڈرل بی ایریا کراچی

یہ ایک عجیب و غریب شخص رچرڈ کے بارے میں مضمون ہے۔ جو کہ اپنے پیٹ پر بھاری سے بھاری گولہ بھی سہہ سکتا ہے۔

ایک مرتبہ اُس نے چیلنج دیا کہ کوئی اسے گرا کے بتائے"۔ یہ عجیب مقابلہ کیلے فورنیا کے اسٹیڈیم میں ہُوا۔ لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ اسی ہجوم میں سے ایک بوڑھا شخص نکلا اور میدان کے عین وسط میں ہاتھی کی طرح آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کا قد چھ فٹ چار انچ (۶'-۴") ۔ وزن ۲۴۵ پونڈ۔ اس کی گردن اٹھارہ انچ موٹی اور چھاتی کا پھیلاؤ پچاس انچ تھا۔ اس کی عمر ساٹھ پینسٹھ سال سے کم نہ تھی مگر اپنے جسم کے لحاظ سے وہ خوفناک حد تک لحیم و شحیم تھا۔ وہ صرف ایک نیکر پہنے ہوئے تھا۔ اور باقی تمام جسم ننگا تھا۔

اس کے فوراً بعد ہی پانچ ہٹے کٹے پہلوان قسم آدمی آئے۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں تقریباً پندرہ فٹ لمبی اور چھ انچ موٹی اور مضبوط لکڑی تھی۔ وہ سب تیزی سے بوڑھے رچرڈ کی طرف آئے اور اُس مضبوط لکڑی کو رچرڈ کے پیٹ کے عین وسط میں رکھا اور پانچوں نے اپنی پوری طاقت سے اُس پر زور دیا۔ یہ منظر حیران کن تھا۔ بعض عورتیں چیخ مار کر بے ہوش ہو گئیں مگر وہ بوڑھا اپنی جگہ پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اُن پانچ پہلوانوں کا ایڑی چوٹی کا زور اُسے ایک انچ بھی ہٹا نہ سکا تھا۔

جب یہ پانچ کامیاب نہ ہوئے تو اس کے بعد سان فرانسسکو کے چھ قوی ہیکل پہلوان آئے۔ انہوں نے رچرڈ کے گرد گھیرا ڈال دیا اور اپنی پوری قوت سے پہلو بدل بدل کر اُسے گھونسے مارنے لگے۔ آخر دس منٹ تک وہ مسلسل اُسے مارتے رہے مگر رچرڈ تھا کہ اپنی جگہ سے ہٹتا ہی نہ تھا۔ جب وہ اُسے مار تے تو وہ خوشی اور طنز سے اُنہیں کمزور آدمی کمزور آدمی" کہتا۔ یہانتک کہ وہ پسینے سے شرابور ہو گئے اور واپس

Digitized by khilafat Library Rabwah

چلے گئے۔

اب سان جوس سٹیٹ یونیورسٹی کے چھ فٹ چار انچ لمبے اور ۲۴۵ پونڈ بھاری شخص کو بلایا گیا۔ یہ گولہ پھینکنے کا ماہر مانا جاتا تھا۔ اس نے پوری طرح گھوم کر اور پوری قوت سے رچرڈ کے پیٹ پر گولہ مارا مگر بوڑھا رچرڈ ہنستا رہا۔ اب اس شخص نے غصّے تلملا کر اپنے وزنی بوٹوں سے اس پر کاری ضرب لگائی۔ اگر کوئی اور ہوتا تو ایک ہی میں دم توڑ دیتا مگر رچرڈ مسکراتا ہی رہا۔

جب اس دفعہ بھی رچرڈ کو کچھ نہ ہوا تو اس کو ایک چھ فٹ اونچے چبوترے پر لایا گیا اور وہاں وہ لیٹ گیا۔ پھر ایک بھاری جسامت والا آدمی بوٹوں سمیت اس کے پیٹ پر چڑھا اور پوری طاقت سے کودنے لگا مگر بوڑھا رچرڈ اس دفعہ بھی کھلکھلا کر ہنسا۔

لہٰذا رچرڈ کو کوئی بھی نہیں گرا سکا۔ رچرڈ نے اسکا انعام بھی ایک ہزار ڈالر رکھا تھا مگر کوئی شخص کامیاب نہ ہوا۔

یہ شخص ۱۹۱۵ء میں ایک ایسے انسان کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ جس پر سخت سے سخت سزا اثر انداز نہیں ہو سکی۔ مگر ۱۹۶۴ء میں اس نے ایک ایسے شخص کی حیثیت اختیار کر لی جس کے پیٹ پر بڑے سے بڑے ہتھوڑے بلکہ بڑی نالی والی بندوق کے سو سو پونڈ وزنی گولے بھی برسائے جائیں تو بھی اسکا بال تک بیکا نہیں کر سکتے۔ آپ کو یہ بات شاید بالکل ہی ناقابلِ یقین لگے مگر یہ حقیقت ہے، کہ جب کوئی دنیا کا پہلوان اس کو ہلا تک نہ سکا تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بحریہ کے انجینئروں نے ایک ۱۱ انچ کے بیچ ساڑھے بارہ فٹ لمبی اور ۲۲۶۵ پونڈ وزنی ایک توپ بنائی اور اس میں ۴۵ پونڈ کا آہنی گولہ ڈالی جو کہ پانچ ہزار پونڈ کی قوت سے صرف چار فٹ دور کھڑے رچرڈ کے پیٹ پر مارا لیکن رچرڈ مسکراتا رہا اگر کوئی اور ہوتا تو اس کی بوٹی بھی نہ ملتی۔ اسکا کہنا ہے کہ گولے کی چوٹ سے وہ نیچے سے اوپر تک کانپ جاتا ہے اس کے کانوں میں گھنٹیاں سی بجنے لگتی ہیں۔ بعض اوقات تو پیٹ کی بیرونی کھال مجروح ہو جاتی ہے"۔

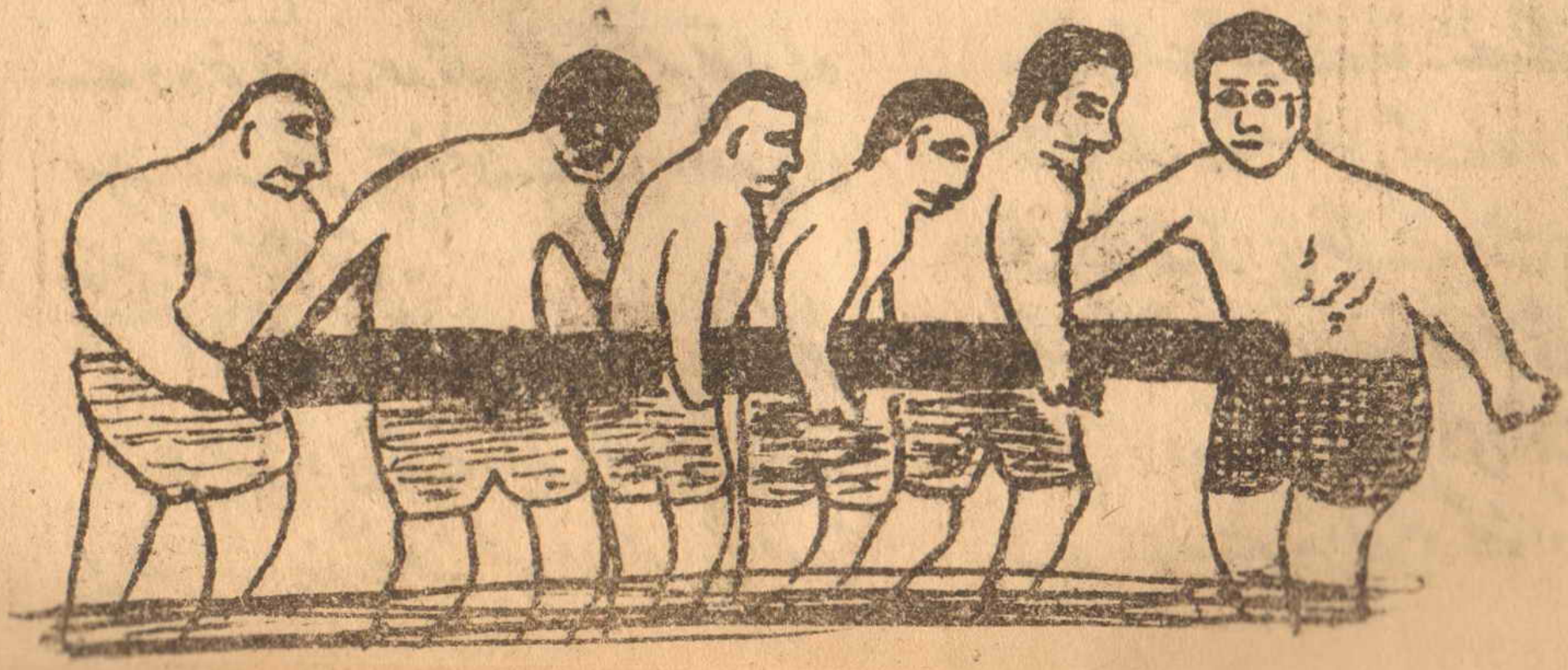

Digitized by khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ہدایت اللہ ناصر چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ)

اصحاب مسیح دوراں تھے یا شیخ ہدیٰ کے پروانے ؛ ایثار و وفا کے پیکر تھے محبِ خدا کے دیوانے
گھر بار لٹے، ماں باپ چھٹے لیکن وہ رہِ حق سے نہ ہٹے ؛ بہکا نہ سکے ان دیوانوں کو دنیا بھر کے فرزانے

آپ ۲۰ مئی ۱۸۸۱ء بمقام بوتالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام محمد عبداللہ والد صاحب کا نام مولوی محمد دین صاحب اور دادا کا نام مولوی صدرالدین تھا۔ آپ ریحان راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دادا جان متعدد علوم دینیہ سے واقفیت رکھتے تھے۔ آپ کے ننھیال کا سلسلہ قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے جاملتا ہے۔ جو کہ ضلع گوجرانوالہ میں سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔ آپ کے والد محترم علوم مروجہ عربی و فارسی اور قرآن و حدیث کے بڑے عالم تھے۔

آپ کا شجرہ نسب حافظ سعد اللہ صاحب بوتالوی کے ساتھ جاملتا ہے۔ آپ کا خاندان ضلع جھنگ سے ہجرت کر کے ضلع گوجرانوالہ میں گیا۔ بوتالہ جھنڈا سنگھ میں حافظ سعد اللہ کی خانقاہ بڑی شہرت رکھتی ہے اور اس پر چڑھاوے چڑھانے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ ان کے خاندان کے تقوے اور طہارت کی وجہ سے لوگوں نے خانقاہ کے نام کافی زمین بھی لگوا دی تھی۔ قاضی ضیاء الدین صاحب آف قاضی کوٹ کے آپ کے خاندان کے ساتھ بہتر تعلقات تھے۔ وہ بوجہ قریب سکونت کے اور تعلق رشتہ داری اور ہم مذہب ہونے کی بناء پر آپ کے خاندان میں اکثر آیا کرتے تھے اور مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات میں روشنی پڑتی تھی۔ یہ وہ ابتدائی کرن اسلام تھی جو چمکتے ہوئے آفتاب کی اس مقدس خاندان میں پڑی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل بھی آپ کے اندر سلسلہ کے لئے اور حضرت مسیح موعود کے لئے ایک تڑپ تھی۔

ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی کے دن قلعہ دیدار سنگھ کے عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by khilafat Library Rabwah

کے خلاف اشتہار چھپوائے۔ اس میں کافی خرافات سے کام لیا گیا تھا۔ آپ نے بڑے جذبہ اور جوش کے ساتھ ان کا جواب دیا۔ اور اپنے محبوب آقا کی عزت پر آنچ نہ آنے دی۔ اللہ اللہ! کیا شوق تھا!

بیعت قبول کرنے سے قبل آپ کو رؤیا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کروائی گئی بفضل تعالیٰ۔

ماہ نومبر ۱۹۰۰ء میں بمقام بوٹالہ چھنڈا سنگھ جب کہ آپ حضور کے دعویٰ کے بارہ میں تحقیق کر رہے تھے اور کچھ کچھ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے:۔

"کہ میں قادیان میں گیا ہوں۔ وہاں ایک مسجد اس قدر اونچی بنی ہوئی ہے گویا وہ مکانوں کی چھت پر بنی ہوئی ہے میں سیڑھیوں کے ذریعے جبکہ مسجد کی شمالی جانب ہیں چڑھ کر مسجد پر پہنچ گیا ہوں۔ اس وقت ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ رات کا وقت ہے۔ چاندنی ہے بہت سے لوگ جمع ہیں۔ حضرت میرزا صاحب کھڑے ہو کر قرآن شریف ہاتھ میں لیکر وعظ فرما رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وعظ ختم ہو گیا۔ اور لوگ سیڑھیوں کے راستے نیچے اترنے لگ گئے۔ جب حضرت میرزا صاحب بھی اترنے کے لئے سیڑھیوں کے قریب آئے تو اس وقت میں نے السلام علیکم کہا۔ حضورؑ نے مجھ سے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ میں نے جواب عرض کیا۔ جس پر حضور بڑے خوش ہوئے۔ اس وقت میرے سر پر سبز پگڑی تھی اور حضرت میرزا صاحب کے اوپر سبز رنگ کی لوئی تھی۔ جس کو حضور علیہ السلام نے خوش طبعی کے طور پر میرے اوپر ڈال دیا۔ اور میرے سر اور منہ اور جسم پر لپیٹ دیا۔ جس سے میں ڈھانپا گیا۔ اس کے بعد پھر وہ لوئی اتار لی اس وقت حضور ہنس رہے تھے۔ پھر میں حضرت ممدوح کے ساتھ ہی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر باہر گیا۔ اور ایک بازار شرقاً غرباً ہے۔ مشرق کی رخ حضور کے ہمراہ چلنے لگ گیا۔ چلتے وقت حضورؑ نے میرے پنجے میں پنجہ ڈالا ہوا ہے اور چلے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے بیعت کرنی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کون سی بیعت کرنی ہے۔ اس سوال کو سن کر میں متحیر سا ہو گیا۔ کہ کیا جواب دوں۔ آخر میں نے تھوڑی دیر سوچ کر جواب دیا کہ محمدی بیعت کرنی ہے۔ کیونکہ ہم سب امت محمدی ہیں۔ اور یہ بیعت بھی سنت محمدی ہے۔ اور آپ بھی خلیفہ محمدی ہیں۔ اس جواب پر حضور بڑے خوش ہوئے آگے جا کر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ دیکھا یہ کیا لکھا گیا ہے۔ یہ اللہ کا لفظ ہے اور خدا نے ہاتھ کو بھی اسی شکل پر بنایا ہے۔ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیعت کرنا ہے۔

یہ رؤیا آپ نے احمدیت قبول کرنے سے قبل پانچ سال دیکھا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے کس طرح آپ کی راہنمائی کر کے آپ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ آپ نے ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو کر آپ نے اپنا ہر دقیقہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اوّلین دور میں تو محکمہ نہر میں ملازمت کرتے رہے اور پھر بعد میں ۱۹۳۵ء میں پنشن لے کر قادیان آ کر زندگی بکلی طور پر سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے وقف کر دی اور جماعت کے متعدد عہدوں پر فائز رہ کر احسن رنگ میں خدمات بجالاتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آپ کے دیگر اوصافِ حمیدہ میں ایک چیز نمایاں نظر آتی ہے اور وہ تھا سلسلہ احمدیہ کے ساتھ عقیدتمندانہ تعلق۔ آپ اپنی سروس کے دوران جہاں بھی تشریف لے گئے۔ اس پودے کی پنیری بکھیرتے گئے۔ رشوت کے قریب تک بھی نہ پھٹکتے تھے۔ ایک دفعہ کسی آدمی نے زبردستی کچھ روپے آپ کی جیب میں ڈال دیئے۔ آپ نے غصہ کے ساتھ تمام لوگوں کے سامنے وہ روپے نکال کر باہر پھینک دیئے۔

آپ کی زندگی بالکل سادہ تھی اور غریبانہ رنگ رکھتی تھی۔ مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ کی برکت ایسی تھی کہ کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی بلکہ تمام ضروریاتِ زندگی خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے پوری ہوتی رہتی تھیں۔ اکثر مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ لیکن کبھی نہ گھبراتے تھے بلکہ خوش ہو کر مسجد سے اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی مہمان پکڑ کر لے آتے۔ جب مہمان جانے کے لئے اصرار کرتا تو فرماتے کہ میاں! ہم نے تکلف تو کرنا نہیں ہے۔ جو پکا ہے کھا کر جاؤ۔

آپ کتابت کے فن کے ماہر تھے۔ اور اس فن کو دُور دُور تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔ اپنے شاگردوں کو فن کتابت سکھانے کے لئے اپنے گھر میں بطور مہمان بھی رکھتے تھے۔

قادیان دارالامان کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ سلسلہ کے ہر اجتماع پر حاضر ہوتے تھے۔ اور اکثر اوقات مجلس مشاورت میں سب کمیٹی کے ممبر چنے جاتے تھے۔

آپ کی سکولی تعلیم مڈل تک تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کا علمی مذاق، دینی معلومات اور تمام ضروری مسائل کے متعلق کافی واقفیت تھی۔ اور قرآن اور حدیث سے استدلال پیش کرتے تھے۔ یہ روشنی اور یہ ذوق آپ کو سراسر تعلق مسیحؑ

Digitized by khilafat Library Rabwah

اور صحبتِ مہدیؑ کے نتیجے میں حاصل ہوا۔ جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ چند لمحات رہے۔ اس کو جلا اور روشنی نصیب ہوئی اور جس سے اس کی ساری زندگی بدل گئی۔

عربی زبان کے علاوہ فارسی زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔ گلستان، بوستان زبانی یاد تھیں۔ اور فارسی سے ایک عشق رکھتے تھے۔

مومن کی ایک شان یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کا دل مسجد میں ہوتا ہے۔ آپ کی بھی یہی حالت تھی حتی الوسع تمام نمازوں کی ادائیگی باجماعت فرماتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے وصال کے بعد خلیفۃ المسیح الاوّل اور پھر بعد میں خلیفۃ المسیح الثانی کے درس میں شامل ہو کر مستفید ہوتے تھے۔ ان سب اوصاف کے ساتھ ساتھ ڈائری باقاعدگی سے لکھنے کے پابند تھے۔ اور بزرگوں کی تحریر کو محفوظ رکھتے تھے

۳ مئی ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ نماز فجر سے پہلے اکہتر سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ پر ضربۃ الشمس کا اچانک حملہ ہوا۔ اور حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور لمبی دعا کرائی۔ اور بہشتی مقبرہ کے مخصوص قطعہ صحابہ نزدیک مزار مبارک حضرت اماں جانؓ دفن ہوئے۔

حلیہ مبارک یہ تھا۔ آپ کا قد متوسط، گندمی رنگ، اکہرا جسم، چہرہ۔ مہندی و کتھ سے مخضب مشرع داڑھی۔ چہرہ سے انکسار، تواضع اور متانت عیاں تھی۔

آپ نے اپنی جو اولاد یادگار چھوڑی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب ہی دین و احمدیت اور اسلام کی کماحقہٗ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مولانا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کیلئے اب اسی پتہ پر لکھیں

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فون نمبر: ۴۴۸۷ ربوہ فون نمبر ۹۴۸

Digitized by khilafat Library Rabwah

ناصحوں کے صفحات

کام کی باتیں

(۱) اگر بریکاویل ٹی سیٹ پر اگر داغ دھبے پڑ جائیں تو ان کو کسی برتن میں دھونے کے پوڈر سے رگڑنے کے بجائے بورکس سے صاف کر لیا جائے۔ گیلے کپڑے پر بورکس لگا کر برتن پر ملیں۔ اور پھر پانی سے دھو لیں۔

(۲) چینی کا ڈنر سیٹ اگر داغدار ہو چکا ہو تو دو پائنٹ پانی میں دو بڑے چمچے DIOLNA لا کر اس میں برتن بھگو دیں نصف گھنٹہ کے بعد صابن والے نیم گرم پانی سے دھو کر صاف کر لیں۔

(۳) چینی کے چائے کے برتنوں پر چائے کے داغ مٹانے کے لئے گیلے کپڑے پر سوڈا بائی کارب لگا کر ملیں۔ پھر پانی سے دھو ڈالیں۔ داغ مٹ جائیں گے۔

(۴) گیسی سکر کو باہر سے صاف کرنے کے لئے مٹی کے تیل میں کپڑا بھگو کر اس پر رگڑیں۔ پھر کسی خشک کپڑے سے رگڑ کر صاف کر لیں۔ چمکنے لگے گا۔

(۵) بچوں کے پلاسٹک کے نرم کھلونے اگر گندے ہاتھ لگنے کی وجہ سے گندے ہو کر بدنما لگیں تو پانی میں پوڈر یا سرف کے جھاگ میں کنگھی صاف کرنے کے برش سے سارا جھاگ کھلونے پر لگائیں پھر صاف کر کے اور دھو کر دھوپ میں لٹکا دیں۔ کھلونے صاف ہو کر نئے دکھائی دیں گے۔

(۶) آئینہ اگر دھندلا جائے تو اس پر منہ دھونے والے صابن کی ٹکیہ خشک رگڑیں۔ پھر کسی صاف کپڑے سے آئینہ کو رگڑ کر صاف کر لیں۔

(نامبدہ صدیقہ بنت عبدالکریم۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

آم کا سکوش MANGO SQUASH

پکے ہوئے رس دار اور ترش آم لیں۔ پھل کو دھو کر کچھ دیر کے لئے گرم پانی میں رکھیں جب نرم ہو جائیں تو آہستہ آہستہ ملیں۔ تاکہ رس پتلا ہو جائے۔ کسی برتن میں رس نکال لیں چھلکے اور گٹھلیاں پھینک دیں رس کا وزن کر کے حسب ذیل طریقہ سے باقی اشیاء ملا دیں۔

رس ۵ سیر۔ پانی پکا ہوا آدھ سیر۔
چینی ایک سیر۔ سٹرک ایسڈ ½ ۱ اونس (½ چھٹانک)
پوٹاشیم میٹابائی سلفائٹ ایک گرام
(تقریباً ایک ماشہ)۔

ترکیب:۔ سب اشیاء کو سوائے پوٹاشیم میٹابائی سلفائٹ کے اچھی طرح حل کر لیں۔ اور ململ کے کپڑے میں اچھی طرح چھان لیں اب ایک ماشہ پوٹاشیم میٹابائی سلفائیٹ کو کم از کم گرم پانی میں حل کر لیں۔ سکوش کو بوتلوں میں جو پہلے سے اچھی طرح صاف کی ہوں بھر دیں ہر بوتل میں حصہ کے مطابق پوٹاشیم میٹابائی سلفائیٹ کا محلول ڈال کر اچھی طرح کارک فٹ کر دیں۔ اور کسی پیالی میں موم پگھلا لیں ہر بوتل کے منہ کو اس میں ڈبو دیں۔ بوتلیں اچھی طرح بند ہو جائیں گی۔ کسی ٹھنڈی جگہ سٹور کریں۔

ہدایات:۔

(۱) پھل پکا ہوا اور بے داغ ہونا چاہیئے۔

(۲) ایلومینیم شیشہ۔ پلاسٹک یا سٹین لیس سٹیل کے برتن استعمال کریں۔

(۳) یہ مدنظر رکھیں کہ بوتلوں میں ڈالنے سے پہلے چینی حل ہو چکی ہو۔

(۴) کارک اگر استعمال سے پہلے ابال لئے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

(۵) اگر آم کے رس میں ½ حصہ مالدہ یا لنگڑا آم کا رس ملا دیا جائے تو خوشبو اور ذائقہ اچھا ہو جائے گا۔

(سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

کریلے کا اچار

اشیاء۔ کریلے ایک سیر۔ نمک آدھ پاؤ۔ ادرک آدھ چھٹانک۔ سرخ مرچ آدھ چھٹانک۔ ہینگ آدھ چھٹانک۔ کلونجی دو تولے۔ پیاز آدھ پاؤ۔

ترکیب:۔ پہلے ادرک سرخ مرچ ہینگ اور کلونجی کو پیس کر سب کو یکجان کر لیجئے اب کریلوں کو چھیل کر پانی میں ایک دو ابال دیدیں اور نکال کر تھوڑا سا خشک کر لیں۔ اب پیاز کو کاٹ کر انہیں مصالحہ اور نمک ملا دیں اور اس مصالحے کو کریلوں میں بھر کر دھاگے سے باندھ دیں اور تیل یا سرکہ میں ڈال دیں۔ بیس یا پچیس دن میں اچار تیار ہو جائے گا۔

(امۃ النصیر بیگ دارالصحت غربی۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

رومالوں کے لئے خوبصورت پھول

اُمۃ الحئی بشریٰ چغتائی

ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

تکیہ کا ایک حسین اور دیدہ زیب گوشہ

شہناز لطیف
گلگشت کالونی ملتان

Digitized by khilafat Library Rabwah

لطیفے

استاد: (شاگرد سے) تم دیر سے کیوں آئے۔

شاگرد: رات دیر سے سویا اور پھر خواب میں دیکھا کہ کسی غیر ممالک کا سفر کر رہا ہوں۔

استاد: (دوسرے شاگرد سے) بتلاؤ تم کیوں دیر سے آئے؟

شاگرد: جناب میں انہیں ایئرپورٹ چھوڑنے گیا تھا۔"

ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور ایک آدمی سے کہا۔ ارے صاحب "آپ کی بیگم کنوئیں میں گر گئی"۔

اُس نے جواب دیا کوئی بات نہیں آجکل ہم نل کا پانی استعمال کر رہے ہیں۔

(نصیر الدین انجم جھنگ صدر)

باپ: (بیٹے سے) تم بڑے ہو کر کس پر جاؤ گے ابّو پر یا امّی پر؟

بیٹا: خاموش رہتا ہے۔

پھر امّی بولی: بیٹے بتاؤ تم بڑے ہو کر ابّو پر جاؤ گے یا امّی پر؟

آخر بیٹا تنگ آکر بولا: میں بڑا ہو کر نہ امّی پر جاؤں گا نہ ابّو پر۔ میں تو بڑا ہو کر سیدھا امریکہ جاؤں گا۔

(ظہیر ثناء۔ چشتیاں)

استاد:۔ (شاگرد سے) برف کا فقرہ بناؤ۔

شاگرد:۔ پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔

استاد:۔ (غصہ سے) اس میں برف کا ذکر کہاں ہے؟

شاگرد:۔ ماسٹر صاحب برف تو پگھل گئی۔

(عبدالباسط چک ۲۹۷)

بس ایک اسٹینڈ پر رُکی اور ایک صاحب نے جگہ دیکھنے کے لئے کھڑکی سے اندر جھانکا۔ کنڈکٹر نے انہیں دیکھ کر کہا (COME IN)

Digitized by khilafat Library Rabwah

کم ان - یعنی اندر آجاؤ۔

ان صاحب نے یہ سُنا تو غصّہ سے آگ بگولا ہو گئے۔ اور نہایت غضبناک لہجہ میں فرمایا "کمینے ہوں گے آپ جو دوسروں کو کہتے ہیں"

ھ ننھا نذیر روتا ہوا گھر داخل ہوا۔

دادی اماں:۔ بیٹے تمہیں کس نے مارا جلدی بتا۔ میں اُسے کچا کھا جاؤں گی۔

نذیر:۔ لیکن دادی اماں آپ کے مُنہ میں تو دانت ہی نہیں ہیں۔

(حمیرا راحت گوٹھ چوہدری شاہ احمد سندھ)

ھ ایک دوست (دوسرے دوست سے):۔ مَیں نے جو چیزیں بتائیں ہیں جلدی سے لے آؤ۔

دوسرا دوست! مجھے سب چیزیں یاد نہیں رہیں گی۔ کسی کاغذ پر لکھ دیں۔

پہلا دوست! مجھے فرصت نہیں۔ میرا قلم لے جاؤ کسی آدمی سے لکھوا لینا۔

ھ ایک شخص کے پاس ایک گائے تھی وہ اس نے بیچ دی دوسرے شخص نے پوچھا۔ یار تمہاری گائے اتنی اچھی تھی تم نے کیوں بیچ ڈالی۔

پہلے نے جواب دیا۔ اچھی تو بیشک وہ تھی لیکن میرے بیٹے کو مارتی تھی۔ اس پر لڑکا جو پاس ہی کھڑا تھا جھٹ بولا۔

ابا جی! پھر امّی کو کیوں نہیں بیچ دیتے وہ بھی تو مجھے ہر روز مارتی ہیں؟

(شاہد محمود شیخوپورہ شہر)

اُستاد: محمود تم کل انگریزی کے تین لفظ یاد کر کے آنا۔

محمود: بہت اچھا جناب!

محمود اسکول سے گھر جا رہا تھا کہ راستے میں دو لڑکیاں آپس میں باتیں کر رہی تھیں ایک نے کسی بات پر (نو) NO کہا اُس نے وہ یاد کر لیا۔ جب وہ اور آگے گیا تو دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے ایک نے کہا (شٹ اپ) SHUT UP۔ اُس نے وہ بھی یاد کر لیا جب آگے گیا تو تین چار لڑکے باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے کہا آج رات کو (سکس ملین ڈالرمین ڈرامہ لگے گا) اُس نے وہ بھی یاد کر لیا۔ جب وہ دوسرے دن سکول گیا تو استاد نے پوچھا۔

"محمود تم سبق یاد کر کے آئے؟"

محمود: "یس سر"

اُستاد:۔ تم نے کام کیوں نہیں کیا؟

محمود:۔ شٹ اپ!

اُستاد:۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟

محمود:۔ سکس ملین ڈالرمین۔

(سید اللہ لغر کُنری سندھ ضلع تھرپارکر)

Digitized by khilafat Library Rabwah

فاستبقوا الخیرات

مجالس کی خبریں

مارٹن روڈ کراچی

مجلس ہذا نے اپنا دوسرا سالانہ وقارِ عمل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۷۸ء کو گوہر آباد کے علاقہ میں بڑے وقار اور نظم و ضبط کے ساتھ منایا۔ جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

۱۹ مئی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ۔ صبح ۸ بجے تا ۱۰ بجے گوہر آباد حلقہ لیاقت آباد شرقی میں یہ وقارِ عمل ہوا۔ کل ۳۵ اطفال نے شرکت کی۔

تقریباً ۱۵۰ فٹ لمبا اور ۵ فٹ چوڑا راستہ جو عام لوگوں کی گزرگاہ ہے مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔ علاوہ ازیں ۱۵ فٹ لمبی اور ۲ فٹ چوڑی نالی کو پتھروں اور مٹی سے مضبوط بنایا گیا اور صفائی کی گئی۔

پروگرام کے مطابق مجلس کے تمام اطفال زعماء حلقہ جات کی مدد سے جائے وقارِ عمل پر پہنچ گئے۔ جو بچے ناشتہ کے بغیر آئے تھے انہیں ناشتہ کرایا گیا۔ پھر ناظم صاحب اطفال نے اجتماعی دعا کے ساتھ وقارِ عمل کا افتتاح کیا تمام بچوں نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا کام بڑی محنت اور لگن سے کیا گیا۔

اطفال نے وقارِ عمل کے دوران بڑے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ جس پر کئی غیر از جماعت نے اطفال کی تعریف کی اور شاباش دی۔ آخر میں بچوں کو کیلے وغیرہ دیئے گئے اور ٹھیک دس بجے وقارِ عمل ختم ہوا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی)

گوجرانوالہ شہر

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے منعقد کئے گئے اطفال کے ضلعی اجتماع میں شہر کے جملہ اطفال نے پورے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اطفال نے مختلف مقابلہ جات میں انعامات حاصل کئے۔ فٹ بال کا اوّل انعام بھی گوجرانوالہ شہر کے اطفال نے حاصل کیا۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ۔ گوجرانوالہ شہر)

فیصل آباد

۱۹ مئی کو مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر

Digitized by khilafat Library Rabwah

فیصل آباد نے مثالی وقارِ عمل کا اہتمام کیا۔

یہ وقارِ عمل سمن آباد ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک ریلوے پھاٹک پر کیا گیا ۲۰ × ۲۲ فٹ راستے پر مٹی ڈال کر قابلِ استعمال بنایا گیا۔ ۷۵ خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ یہ پروگرام صبح ۵½ بجے سے لے کر ۷½ بجے تک جاری رہا۔ سائیکلوں اور مقامی محلہ داروں نے اپنی مدد آپ کے اس جذبہ کو سراہا۔ اور کافی دیر تک ان ننھے منے نونہالوں کو کام کرتے دیکھتے رہے۔ مقامی اخبارات۔ پیغام۔ عوام اور نصیب نے وقارِ عمل کی خبر شائع کی۔

مجلس ہذا کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۶ مئی بروز جمعۃ المبارک یک روزہ اجتماع منعقد کیا گیا۔

یہ اجتماع باغ والی ملز کی مسجد میں صبح سات بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام تھا۔ دوڑ۔ فٹ بال اور کرکٹ کے میچ ہوئے۔

اجتماع کا دوسرا پروگرام نو بجے شروع ہوا۔ اس میں اطفال سے مرکزی امتحانات کے پرچے حل کروائے گئے۔

اس کے بعد تلقینِ عمل کا پروگرام شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد ناظم صاحب اطفال ضلع، ناظم صاحب اصلاح و ارشاد۔ قائد صاحب مجلس نے اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور مفید نصائح سے نوازا۔

اجتماع کا آخری پروگرام مکرم ناظم صاحب اطفال مجلس دارالذکر کی زیرِ صدارت گیارہ بجے شروع ہوا۔ اس میں علمی مقابلے ہوئے مجموعی طور پر ان مقابلہ جات میں ۲۲ اطفال نے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل اطفال نے امتیازی پوزیشن حاصل کی:۔

مقابلہ تلاوت:۔

اوّل:۔ عزیزم عامر مسعود

دوم:۔ " منور احمد خالد

مقابلہ نظم:۔

اوّل:۔ عزیزم منور احمد خالد

دوم:۔ " بشیر احمد

مقابلہ تقریر:۔

اوّل:۔ عزیزم عبدالحنان عامر

دوم:۔ " بشیر احمد

مقابلہ اذان:۔

اوّل:۔ عزیزم منور احمد خالد

دوم:۔ " محمود احمد

مقابلہ ذہانت:۔

اوّل:۔ عزیزم صغیر احمد

دوم:۔ " عابد مسعود

آخر میں اطفال کا کھانا جمع کیا گیا۔ سب اطفال اپنا اپنا کھانا گھروں سے لائے تھے۔ کھانے کے بعد دعا پر ۱۲ بجے یہ اجلاس برخواست ہوا اور اطفال قطاروں میں مسجد فضل میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نونہالوں کے اخلاص میں بہت بہت برکت دے۔

(ناظم اشاعت مجلس دارالذکر فیصل آباد)

Digitized by khilafat Library Rabwah

روشن ستارے

مکرم محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

خدا کے خلیفہ مرے نونہالو
بتاؤ تو کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟

تمہارے دلوں میں ہر اک کے لئے وہ
صفا و وفا دیکھنا چاہتے ہیں

ہر اک قول اور فعل میں وہ تمہارے
بھلا ہی بھلا دیکھنا چاہتے ہیں

بُرے کام کرتے ہیں جو اُن سے تم کو
ہمیشہ جُدا دیکھنا چاہتے ہیں

محمدؐ کے گلشن کے پھولو! تمہیں وہ
ہمیشہ کھلا دیکھنا چاہتے ہیں

کبھی تم کو ہنستا کبھی مُسکراتا
کبھی کھیلتا دیکھنا چاہتے ہیں

پڑھائی کے وقتوں میں دن رات تم کو
وہ پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں

ہر اک مُلک وہ رنگ و بُو سے تمہاری
مہکتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں

بنو گے بڑے ہو کے معمار جس کا
جہاں وہ نیا دیکھنا چاہتے ہیں

صداقت کے انوار چہروں پہ ہر دم
وہ جلوہ نما دیکھنا چاہتے ہیں

جو گالی دے اُس کیلئے وہ لبوں پر
دُعا ہی دُعا دیکھنا چاہتے ہیں

بڑی عاجزی سے درِ حق پہ تم کو
ہمیشہ جُھکا دیکھنا چاہتے ہیں

ضرورت ہے اب جس ضیا کی بشر کو
وہ تم میں ضیا دیکھنا چاہتے ہیں

Digitized by khilafat Library Rabwah

علوم و ہنر میں وہ سارے جہاں کے — تمہیں رہنما دیکھنا چاہتے ہیں
پھلو پھولو تم ساری قوموں سے بڑھ کر — یہی وہ سدا دیکھنا چاہتے ہیں
عَلَم دینِ اسلام کا ہر نگر پہ — وہ اُڑتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں
یہی مقصد و مدّعا ہے جسے اب — وہ پورا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں

اگر ان کی ہر دم اطاعت کرو گے
تو دُنیا کے روشن ستارے بنو گے

بُوجھو تو جانیں

میرے نام کا پہلا حرف تنویر میں ہے۔ — تجمل میں نہیں
میرے نام کا دوسرا حرف شفیق میں ہے۔ — شبنم میں نہیں
میرے نام کا تیسرا حرف حاضر میں ہے۔ — حاصل میں نہیں
میرے نام کا چوتھا حرف یورپ میں ہے۔ — یونان میں نہیں
میرے نام کا پانچواں حرف ذکر میں ہے۔ — فکر میں نہیں
میرے نام کا چھٹا حرف اخروٹ میں ہے۔ — ادرک میں نہیں
میرے نام کا ساتواں حرف لاٹری میں ہے۔ — لاٹھی میں نہیں
میرے نام کا آٹھواں حرف ذرات میں ہے۔ — ذہانت میں نہیں
میرے نام کا نواں حرف ہاتھی میں ہے۔ — ہاکی میں نہیں
میرے نام کا دسواں حرف انار میں ہے۔ — انگور میں نہیں
میرے نام کا گیارھواں اور آخری حرف نارنگی میں ہے۔ — ناریل میں نہیں

(عامر خلیل اُدیل۔ گجرات)

"تشحیذ الاذہان"

Digitized by khilafat Library Rabwah

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد نام

مِٹسُوبِشی "MITSUBISHI"

پیکجڈ ائیر / واٹر کولڈ ائیر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATERCOOLED AIR CONDITIONORS

مِٹسُوبِشی AIRCOOLED / WATER COOLED ایئر کنڈیشنرز کا شمار دُنیا کے اعلیٰ ترین ایئر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوّت، استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ایئر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے مِٹسُوبِشی ایئر کنڈیشنرز کو دُنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مِٹسُوبِشی ایئر کنڈیشننگ یونٹ (UNIT) پسند فرمائیے۔

تقسیم کنندگان

احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

متذرد فتر

۱۰/۴۳ اے بلاک نمبر ۶ - پی ای سی ایچ - ایس کراچی ۲۹

فون نمبرز
۴۳۰۸۸۰
۴۳۴۲۶۷

شاخ

سے ۱۹۵ - آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ فون نمبر ۶۵۶۸۶

Digitized by khilafat Library Rabwah

With

COMPLIMENTS

NISAR

&

COMPANY

★IMPORTERS
★EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,
CHAUBURJI, LAHORE. (Pakistan).

Cables : OENSUP Telephone : Office [illegible] Resd. 414533

Digitized by khilafat Library Rabwah

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Monthly

TASH-HEEZ-UL-AZHAN

Rabwah

JULY 1978

Editor : M. Shafique Qaiser

Regd. No. L7128

Digitized by khilafat Library Rabwah

محمد شفیق صاحب قیصر نائب صد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مد
رسالہ تشحیذ الاذہان
مسٹر کے۔سی لیم مالک فنگ ا
ایڈورڈز ٹائرنگ کمپنی ہانگ کا
کے ساتھ
اس کمپنی نے جماعت احمدیہ نائیجیر
یوروبا زبان میں قرآن کریم کا
شائع کیا ہے۔

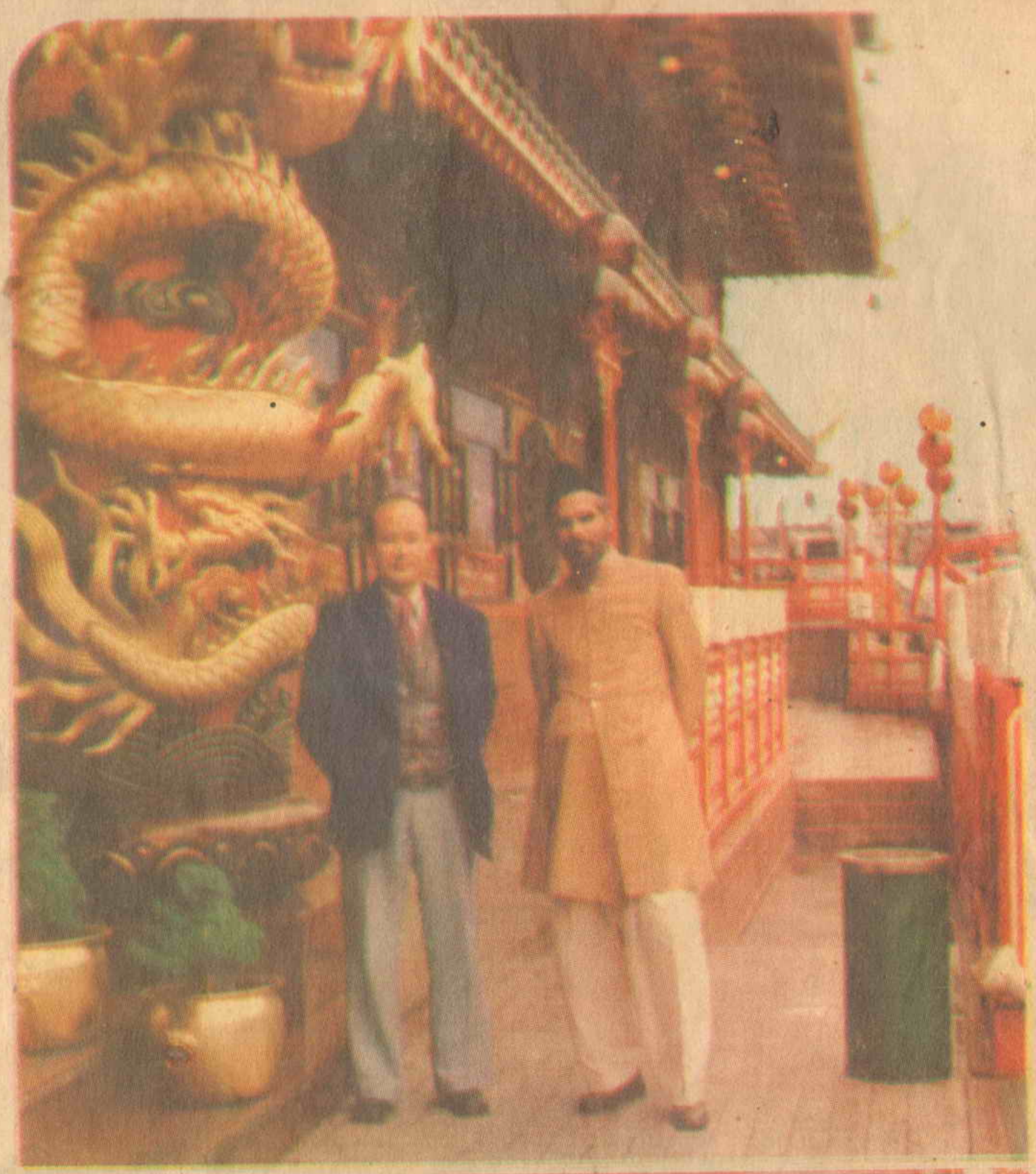

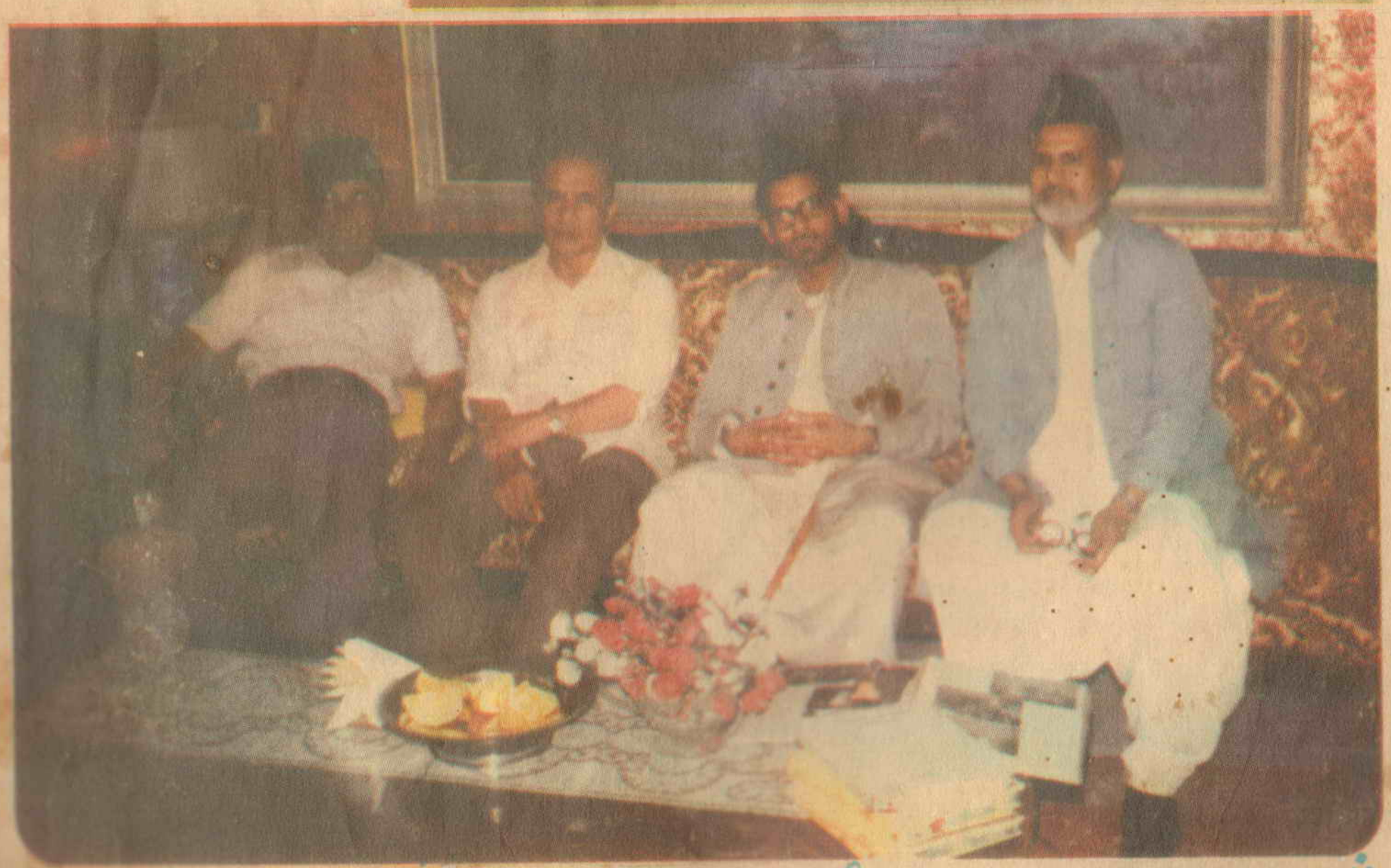

محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مدیر تشحیذ الاذہان انڈونیشیا میں
(بائیں سے بائیں) جناب محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج انڈونیشیا مشن۔ محمد شفیق صاحب قیصر جناب بریگیڈیر جنرل
ڈن احمد سوریا امیناتا پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا۔ جناب شافعی تنوا مدیر رسالہ